من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

ہزاران ہزار شکر و سپاس داور عدل گستر کہ رسالۂ جان پرور یعنے

مہر انور

ترجمہ

فقہ اکبر

از تصانیف گوہر شب چراغ بحر علم و ہنر جناب مولوی وکیل احمد صاحب سلمہ اللہ الاکبر

بماہ ذیحجہ سنہ ۱۳۰۶ ہجری محمد عبد الاحد

بمطبع مجتبائی دہلی طبع نمود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ کے فقیر حقیر وکیل احمد سکندپوری برادران اسلام کی عالیخدمات مین عرض کرتا ہے کہ یہ رسالہ مہر انور ترجمہ فقہ اکبر حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کا ہے چونکہ مسلمانون کے فائدہ عامہ کے لئے مینے یہ ترجمہ کیا ہے اسلئے لفظی ترجمہ نہین کیا گیا لفظی ترجمہ بے محاورہ ہوتا ہے جسکا مضمون اچھی طرح سمجھہ مین نہین آتا جب پورے جملہ کا با محاورہ ترجمہ کیا جاتا ہی جلد سمجھہ مین آجاتا ہے اور ترجمہ سے مقصود یہی ہوتا ہے کہ آدمی کو مضمون کے سمجھنے مین دقت واقع نہو میری دعا یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے اس ترجمہ کو مثل مہر انور کے چمکائے اور امام اعظم کی فقہ اکبر کی روشنی سے مسلمانون کے قلوب صافیہ کو روشن فرمائے

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نعمت دینے والا

اخبرنا الشيخ الامام الزاهد الاستاذ سيف الحق والدين قامع البدعة والضلالة

ہمکو شیخ امام زاہد اوستاد سیف الحق والدین نے خبر دی جو بدعت اور گمراہی کے اکھاڑنیوالے ہیں

ابو المعين ميمون بن محمد بن محمد بن معتمد المكحولي النسفي انار الله برهانه ولقاه

جو ابو المعین میمون بن محمد بن محمد بن معتمد مکحولی نسفی ہیں اللہ انکی بربان روشن کرے اور اپنی

رضوانه قال اخبرنا الشيخ الامام ابو عبد الله الحسين بن ابي الحسين الكاشغري الملقب بالفضل

خوشنودی دیوے کہا ہمکو شیخ امام ابو عبد اللہ الحسین بن ابی الحسن کاشغری نے جنکا لقب فضل ہے یہ خبر دی

قال اخبرنا ابو مالك نصران بن نصر بن حم الختلي قال حدثنا ابو الحسن علي بن الحسين بن

کہا کہ خبر دی مجھے ابو مالک نصران بن نصر بن حم ختلی نے کہا کہ ابو الحسن علی بن الحسین بن

محمد الغزالي قال حدثنا ابو الحسن علي بن احمد بن موسى الفارسي قال حدثنا نصير بن

محمد غزالی نے ہم سے کہا کہ ابو الحسن علی بن احمد بن موسیٰ فارسی نے کہا کہ ہمکو نصیر بن

يحيى الفقيه قال سمعت ابا مطيع الحكم بن عبد الله البلخي رحمه الله قال سألت

یحییٰ فقیہ نے کہا کہ میں نے ابا مطیع حکم بن عبد اللہ بلخی سے سنا ہے کہ وہ یہ کہتے تھے کہ میں نے

ابا حنيفة النعمان بن ثابت رحمه الله عن الفقه الاكبر فقال لا تكفر احدا

ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ سے فقہ اکبر سے پوچھا کہ کیا چیز ہے تو فرمایا کہ بسبب گناہ کے تم کسیکو کافر

بذنب ولا ننفي احدا من الايمان وان تأمر بالمعروف وتنهى عن المنكر ونعلم

مت کہو اور ایمان سے کسی کو نہ نکالو اور بھلائی کا حکم کرتے رہو اور برائی سے منع کرتے رہو اور جان لو

ان ما اصابك لم يكن ليخطئك وان ما اخطاك لم يكن ليصيبك ولا نتبرأ من احد اصحاب

کہ جو مصیبت تم پر آئی کبھی نہ چوکتے اور جو چوک گئے کبھی نہ پہنچتے اور کسی شخص کو اصحاب

رسول الله عليه السلام ولا نوالي احدا دون احد وان نرد امر عثمان

رسول سے برا نہ کہو ان پر اللہ کا سلام اور اصحاب سے اللہ راضی ہے اور یہ نہیں کہ ایک سے دوستی کرو اور ایک سے نہ کرو۔ اور قصہ عثمان

وعلي رضي الله عنهما الى الله وقال ابو حنيفة رحمه الله الفقه في الدين افضل من

وعلی رضی اللہ عنہما کو اللہ پر چھوڑ دو۔ اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ سارے علم سے علم دین بہتر ہے

الفقه في العلم ولان يتفقه الرجل كيف يعبد ربه خير له من ان يجمع العلم الكثير

اور جو شخص بھی سمجھ لے کہ اپنے رب کی عبادت کیونکر کرے بہت علم حاصل کرنے سے بہتر ہے

قال ابو مطيع رحمه الله قلت فاخبرني عن افضل الفقه قال رضي الله عنه يتعلم الرجل

ابو مطیع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں مجھکو خبر دیجئے کہ بہت بہتر فقہ کیا ہے فرمایا کہ آدمی

الايمان والشرائع والسنن واختلاف الامة قلت فاخبرني عن الايمان فقال حدثنا

ایمان و شرائع و سنت و علما کی بحث اختلافی سیکھے میں نے کہا مجھکو بتائے کہ ایمان کیا چیز ہے فرمایا

حماد عن ابراهيم عن علقمة بن مرثد عن يحيى بن يعمر قال قلت لابن عمر رضي الله عنهما

حماد نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ علقمہ بن مرثد یحیی بن یعمر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما

اخبرني عن الدين ما هو قال عليك بالايمان فتعلمه قلت فاخبرني عن الايمان

سے پوچھا کہ دین کیا ہے کہا ایمان ہے وہ سیکھ لو۔ میں نے کہا بتائیے ایمان

ما هو قال فاخذ بيدي فانطلق بي الى شيخ فقعد بي الى جنبه فقال له ان هذا

کیا شے ہے پھر میرا ہاتھ پکڑ کر ایک بزرگ کے پاس لیگئے۔ اور اس کے بازو پر بٹھایا اور کہا کہ مجھ سے یہ شخص

يسألني عن الايمان كيف هو فقال الشيخ كان من شهد بدرا مع رسول الله عليه

پوچھتا ہے کہ ایمان کیا ہے پھر کہا یحیی بن یعمر نے کہ یہ شیخ بدر کی جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

السلام فقال ابن عمر رضي الله عنهما لقد كنت الى جنب رسول الله عليه السلام وهذا

ساتھ تھے ابن عمر نے کہا کہ میں رسول اللہ صلعم کے بازو پر حاضر تھا اور یہ

الشیخ معی اذ دخل علینا رجل حسن اللمۃ متعمما تحسبہ من رجال البادیۃ فتخطی رقاب الناس

بزرگ میرے ساتھ تھے کہ ایک آدمی خوبصورت بال والے عمامہ باندھے ہوئے گانوں کے سے آدمی لوگوں کی گردنیں لانگتے ہوئے

فوقف بین یدی رسول اللہ علیہ السلام فقال یا رسول اللہ ما الایمان فقال شہادۃ

آئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ایمان کسے کہتے ہیں فرمایا اس امر کی گواہی

ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وتؤمن بملئکتہ وکتبہ ورسلہ و

دینا کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور محمد اسکے بندے اور پیغمبر ہیں اور تیرا ایمان لانا اوسکے فرشتوں پر وکتابوں و پیغمبروں پر اور

بالیوم الآخر والقدر خیرہ وشرہ من اللہ فقال صدقت فتعجبنا لتصدیقہ رسول

روز قیامت پر اور تقدیر پر کہ بھلائی اور برائی اللہ کی طرف سے ہے اسنے کہا سچ کہا ہمکو تعجب آیا - کہ رسول اللہ صلعم کو

اللہ علیہ السلام مع جہل اہل البادیۃ فقال یا رسول اللہ ما شرائع الاسلام

کہتا ہے کہ آپ نے سچ فرمایا باوجودیکہ گانوں والے جاہل ہوتے ہیں پھر کہا یا رسول اللہ شریعت اسلام کیا ہے

فقال اقامۃ الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وصوم رمضان وحج البیت والاغتسال من

فرمایا نماز پڑھنی اور زکوۃ دینی اور رمضان کے روزے رکھنے اور بیت اللہ کا حج کرنا اور جنابت کا غسل کرنا

الجنابۃ فقال صدقت قال فتعجبنا لقولہ بتصدیقہ رسول اللہ علیہ السلام کانہ

کہا آپنے سچ فرمایا ہمکو تعجب ہوا کہ رسول اللہ صلعم کی اسطرح تصدیق کرتا ہے گویا تعلیم

یعلمہ فقال یا رسول اللہ ما الاحسان قال ان تعمل للہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ

کرتا ہے - پھر کہا یا رسول اللہ احسان کیا شے ہے فرمایا کہ عبادت کا اس طور سے کرنا کہ تو اللہ کو دیکھ رہا ہے - اور اگر تو یہ تصور نہ کر سکے تو یہ تصور کرنا

یراک فقال صدقت فقال یا رسول اللہ متی الساعۃ قال فما المسؤل عنہا باعلم من

کہ اللہ تجھکو دیکھ رہا ہے - کہا سچ فرمایا پھر کہا یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی فرمایا جس سے پوچھتا ہے ہمکو نسبت سائل کے علم زیادہ

السائل ثم قفا فلما توسط الناس لم یر قال النبی علیہ السلام ان ہذا جبرئیل اتاکم

نہیں ہے - پھر پیٹھ پھیری اور بھیڑ میں چلا گیا تو دکھائی نہیں دیا - نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھے

لیعلمکم معالم دینکم قال ابو مطیع رحمہ اللہ قلت لابی حنیفۃ رحمہ اللہ فاذا استیقن بہذا واقر

تمہارا دین تمکو سکھانے آئے تھے ابو مطیع نے کہا میں نے ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے کہا جب آدمی کو یقین ہوجاے اسکا اور یہ اقرار کرے تو

فہو مؤمن قال نعم اذا اقر بہذا فقد اقر بجملۃ الاسلام وہو مؤمن فقلت لہ اذا انکر شیئا

کیا مومن ہوگیا فرمایا ہاں جب یہ اقرار کرلیا تو سب اسلام کا اقرار کرلیا تو وہ مومن ہوگیا میں نے کہا جب وہ منکر ہوا

فقال لا ادري من خالق هذا قال فانه قد كفر لقوله تعالى الله خالق كل شيء فكانه قال ان له

اور کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ اس شے کا خالق کون ہے فرمایا کہ وہ کافر ہے کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ اللہ ہر شے کا پیدا کرنے والا ہے تو گویا اس نے یہ کہا کہ اس شے کا

خالق غير الله وكذلك لو قال لا اعلم ان الله تعالى فرض علي الصلوة والصيام فانه قد كفر

خالق سوائے اللہ کے کوئی دوسرا ہے اور ایسے ہی اگر کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ اللہ نے مجھ پر نماز روزہ فرض کیا ہے تو وہ کافر ہے

لقوله تعالى كتب عليكم الصيام ولقوله عز وجل فسبحان الله حين تمسون وحين تصبحون

کہ اللہ نے فرمایا حکم ہوا تم پر روزے کا اور اللہ نے فرمایا اللہ کی یاد کرو شام کو اور صبح کو

فان قال اومن بهذه الآية ولا اعلم تاويلها ولا اعلم تفسيرها فانه لا يكفر لانه مؤمن

اور اگر کہا میں اس آیت پر ایمان لایا پر اس کی تاویل و تفسیر نہیں جانتا ہوں تو وہ کافر نہیں ہوا اسلئے کہ وہ قرآن پر ایمان لایا

بالتنزيل وهو مخطي في التفسير قلت له لو اقر بجملة الاسلام في ارض الشرك ولا يعلم شيئا

اور اس کے معنے میں خطا کی ہے میں نے کہا کہ ایک شخص نے شرک کے ملک میں اسلام کا اقرار کیا اور کوئی

من الفرائض والشرائع ولا بالكتاب ولا شيء من شرائع الايمان الا انه مقر بالله و

فرائض و شرائع نہیں جانتا ہے اور نہ کتاب کو جانتا ہے اور نہ ایمان کا کوئی حکم جانتا ہے پر اللہ اور

بالايمان ولا يقر بشيء من شرائع الاسلام فمات اهو مؤمن قال نعم قلت له ولم يعلم

ایمان کا اقرار کرتا ہے اور کسی چیز کا شریعت اسلام سے اقرار نہیں کرتا ہے اور وہ یونہی مر گیا تو وہ مومن ہے کہا ہاں پھر میں نے کہا کہ اسکو کچھ علم

شيئا ولم يعمل به الا انه يقر بالايمان فمات قال هو مؤمن قلت لابي حنيفة رحمه الله

نہیں اور کچھ عمل نکیا بجز اس کے کہ ایمان کا اقرار کیا اور مر گیا فرمایا وہ مومن ہے میں نے امام سے کہا

اخبرني عن الايمان قال تشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وتشهد بملائكته

کہ فرمائیے ایمان کیا ہے فرمایا لا اله الا الله کی گواہی دے اور اس کے فرشتوں

وكتبه ورسله وجنته وناره وقيامته وخيره وشره وتشهد انه لم يفوض الاعمال

اور کتابوں اور رسولوں اور انکی جنت اور دوزخ کے اور قیامت کی اور اسکی خیر و شر کے اور گواہی دے کہ اعمال

الى احد والناس صائرون الى ما خلقوا له والى ما جرت به المقادير فقلت له ارايت

کسی کی طرف تفویض نہیں ہیں اور آدمی اسی کی طرف رجوع کرتا ہے جسکے لیے وہ پیدا ہوا ہے یا جو اس کی تقدیر میں ٹھیر لیا ہے پھر میں نے کہا کہ آپکی یہ رائے ہے کہ اگر کوئی

ان اقر بهذا كله ولكنه قال المشية الي ان شئت امنت وان شئت لم اومن لقوله تعا

اینی ان سب امور کا اقرار کیا ولیکن اس نے کہا مشیت میری طرف ہے اگر چاہوں تو ایمان لاؤں ورنہ ایمان نہ لاؤں بدلیل قول اللہ تعالی کے

فمن شاء فليؤمن ومن شاء فليكفر فقال كذب في زعمه الا يرى الى قوله تعالى كلا انه

پھر جو کوئی چاہے مانے اور جو چاہے نہ مانے ایسا کہے تو فرمایا کہ اوسکا یہ کہنا جھوٹ ہے کیا نہیں دیکھتا کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ یون نہیں یہ

تذكرة فمن شاء ذكره وما تشاؤن الا ان يشاء الله وقوله تعالى فمن شاء فليؤمن ومن

نصیحت ہے جو چاہے اسکو یاد کرے اور تم وہی چاہو گے جو خدا چاہے گا اور یہ فرمانا اللہ کا پھر جو کوئی چاہے ایمان لاوے اور جو

شاء فليكفر هو وعيد وبهذا لم يكفر لانه لم يرد الآية انما اخطأ في تاويلها ولم يرد

چاہے کفر کرے وعید ہے اور اس کہنے سے وہ کافر نہیں ہوا کہ اس نے آیت رد نہیں کی بلکہ اس کے معنے مین خطا کی ہے اور اسکی تنزیل کا رد نہیں کیا ہے

تنزيلها قلت له فان قال اصابتني مصيبة وليست هي مما ابتلاني الله بها وهي مما

پھر جو شخص کہے کہ یہ مصیبت جو پڑی ہے وہ خدا کی طرف سے میرے لیے نہیں ہے بلکہ وہ میرے ہاتھ کی

كسبت بيدي اتكفره قال لا قلت ولم قال لان الله تعالى قال وما اصابكم من مصيبة

کمائی ہے تو کیا وہ کافر ہے فرمایا نہیں مین نے کہا کیون فرمایا اسلیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے جو تم پر مصیبت پڑتی ہے

فبما كسبت ايديكم اي بذنوبكم وقال تعالى ما اصابك من حسنة فمن الله وما اصابك

تمہارے گناہون سے پڑتی ہے اور اللہ نے فرمایا ہے کہ جو بھلائی آتی ہے اللہ کی طرف سے ہے اور جو برائی ہے

من سيئة فمن نفسك اي بذنبك وانا قدرته عليك وقال يضل من يشاء ويهدي

وہ تیرے نفس یعنے تیرے گناہ سے ہے اور مین نے اس کا کرنا تیرے لیے ٹھہرا دیا تھا۔ پھر کہا اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے

من يشاء قال لانه اخطأ في التاويل ومعنى قوله يحول بين المرء وقلبه اي بين المؤمن

چاہتا ہے ہدایت فرماتا ہے فرمایا اگر اس نے معنے مین خطا کی ہے اور اللہ تعالی جو فرماتا ہے کہ اللہ آدمی کے دل مین حائل ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ میان مومن

والكفر وبين الكافر والايمان فان قال اقول ان الله تعالى لم يجبر عباده على ذنب ثم

وکفر کے اور درمیان کافر وایمان کے اگر یہ کہے کہ اللہ تعالی اپنے بندہ کو گناہ کرنے پر مجبور کیون کرتا ہے پھر انکو گناہ پر

يعذبهم عليه فما تقول له قال قل له هل يطيق العبد لنفسه ضرا ونفعا فان قال لا انهم

عذاب دیتا ہے تو اسکو کیا فرماتے ہو فرمایا کہ اسکو یہ کہدو کہ کیا بندہ اپنی ذات کے نفع یا ضرر کی طاقت رکھتا ہے اگر کہے نہیں اسلیے

مجبورون في الضر والنفع ما خلا الطاعة والمعصية فقل له هل خلق الله تعالى الشر فان

کہ وہ مجبور ہین ضرر ونفع مین سوائے طاعت اور گناہ گاری کے پھر اسکو کہو کہ آیا خدا نے شر کو پیدا کیا ہے

قال نعم خرج من قوله وان قال لا كفر لقوله تعالى قل اعوذ برب الفلق من شر ما

اگر کہے ہان تو اپنے قول سے نکل گیا اور کہا نہیں تو کافر ہے کہ اللہ نے فرمایا ہے کہہ مین پناہ مانگتا ہون ساتھ پروردگار صبح کے ہر چیز کی شر سے جو

خلق فان قال الستم تقولون ان الله تعالیٰ شاء الكفر وشاء الايمان فان قلنا نعم يقول ليس

اسنے بنائی اور جو کہے کیا تم قائل نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے کفر کو چاہا اور ایمان کو اب ہم کہیں ہاں تو کہتا ہے کیا

الله تعالى يقول هو اهل التقوى واهل المغفرة فنقول نعم فيقول هو اهل الكفر فما نقول له فقال

اللہ تعالیٰ نہیں فرماتا ہے کہ وہ اہل تقویٰ و مغفرت کا صاحب ہے تو ہم کہتے ہیں ہاں۔ اور جو کہے کہ اللہ اہل کفر ہے تو ہم اسکو کیا کہیں تو کہا کہ

تقول له هو اهل لما شاء من الطاعة وليس هو باهل لما يشاء من المعصية فان قال ان

ہم اسکو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی طاعت کا اہل ہے اور وہ اہل معصیت کا نہیں ہے اگر کہے

الله تعالى لم يشأ ان يقال عليه الكذب فقل له الفرية على الله تعالى من الكلام والمنطق

اللہ تعالیٰ اپنے اوپر جھوٹ بولنا نہیں چاہتا ہے تو اس سے پوچھو کہ اللہ پر افترا کرنا از قسم کلام ہے یا نہیں

فان قال نعم فقل من علم ادم الاسماء كلها فان قال الله فقل فالكفر من الكلام فان قال نعم

اگر کہے ہاں تو کہنا آدم کو اسما کس نے سکھائے ہیں اگر کہے اللہ تعالیٰ نے تو کہنا کہ کفر بھی کلام سے ہے اگر کہے کہ ہاں

فقل من انطق الكافر فان قال الله خصموا انفسهم لان الشرك من المنطق فلو شاء الله ما انطقهم

تو کہو کافر کو کس نے بولنا سکھایا اگر کہے اللہ نے تو انھوں نے اپنے لئے خصومت کی کہ شرک بھی گویائی ہے اگر اللہ چاہتا تو شرک کی بات نہ کہلواتا

به قلت له فان قال ان الرجل ان شاء فعل وان شاء لم يفعل وان شاء اكل وان شاء

میں نے پوچھا کہ پھر اگر کہے کہ آدمی اگر چاہے کرے چاہے نہ کرے چاہے کھائے چاہے

لم ياكل وان شاء شرب وان شاء لم يشرب فقل له هل حكم الله تعالى لبني اسرائيل ان

نہ کھائے چاہے پیوے چاہے نہ پیوے تو کہو کہ کیا اللہ نے حکم کیا بنی اسرائیل کو

تعبر والبحر وقدر على فرعون الغرق قلت فهل كان يقدر فرعون ان يكسبه في طلب موسى

کہ وہ دریا سے عبور کر جائیں اور فرعون کی تقدیر غرق کی تو میں کہتا ہوں کیا فرعون قادر تھا کہ موسیٰ کی گرفتاری پر جاتا

وان لا يغرق هو واصحابه فان قال نعم فقد كفر بالله وان قال لا نقض قوله السابق باب

اور نہ وہ ڈوبتا اور نہ اسکے اصحاب ڈوبتے اگر کہے ہاں تو کافر ہو گیا اگر کہے نہیں تو اپنے کلام سابق کے خلاف کیا باب ہے

في القدر

قال ابو مطيع قال ابو حنيفة رضي الله عنه حدثني حماد عن ابراهيم عن

تقدیر کا ابو مطیع نے کہا ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حماد نے ابراہیم سے

عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول الله عليه السلام ان خلق احدكم

روایت کی کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ تمہاری پیدائش کی

يُجمع في بطن أمه نطفة أربعين يوماً ثم علقة مثل ذلك ثم مضغة مثل ذلك ثم يبعث الله

صورت یہ ہے کہ ماں کے پیٹ میں نطفہ چالیس دن رہتا ہے پھر لوہو کی بوند چالیس دن پھر گوشت کا پارہ چالیس دن پھر بھیجتا ہے اللہ

تعالى إليه ملكاً يكتب عليه رزقه وأجله شقياً أو سعيد أو الذي لا إله غيره إن الرجل

تعالی اُس کی طرف فرشتہ جو اُس کا رزق و عمر و شقاوت و سعادت لکھدیتا ہے قسم ہے اُس خدا کی جسکے سوا کوئی خدا نہیں کہ آدمی

ليعمل بعمل أهل النار حتى ما يكون بينه وبينها إلا ذراع فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل

دوزخ والوں کا کام کرتا ہے کہ اُس میں اور دوزخ میں ایک گز رہتا ہے پھر حکم خدا غالب ہوتا ہے

من أعمال أهل الجنة فيموت فيدخلها وإن الرجل ليعمل بعمل أهل الجنة حتى ما يكون

اہل جنت کے عمل کرنے لگتا ہے پھر مر کر جنت میں جاتا ہے اور ایک آدمی اہل جنت کے کام کرتا ہے

بينه وبينها إلا ذراع فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل من أعمال أهل النار فيموت فيدخلها

کہ اُس میں اور جنت میں ایک گز رہجاتا ہے تو حکم خدا غالب ہوتا ہے کہ اہل دوزخ کے کام کرتا ہے پھر مر کر اُس میں چلا جاتا ہے

قلت له فما تقول فيمن يأمر بالمعروف وينهى عن المنكر فيتبعه على ذلك ناس فيخرج على الجماعة

پھر میں نے کہا کہ جو شخص امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے اور لوگ اُسکے پیرو ہو وین پھر مسلمانوں پر جنگ کرے

هل ترى ذلك قال لا قلت ولم وقد أمر الله تعالى ورسوله بالأمر بالمعروف والنهي

اُسکی نسبت آپکی کیا رائے ہے کہا جائز نہیں میں نے کہا کیوں حالانکہ اللہ اور اُسکے رسول تو امر بالمعروف و نہی

عن المنكر وهو فريضة واجبة فقال كذلك لكن ما يفسدون من ذلك يكون أكثر مما

عن المنکر کا حکم دیچکے ہیں کہ یہ فرض ہے فرمایا ایسا ہی ہے مگر اُن کا فساد کار صلاح سے

يصلحون من سفك الدماء واستحلال المحارم وقال الله تبارك وتعالى وإن طائفتان

بہت زیادہ ہے کہ خون ریزی کرتے ہیں اور حرام کو حلال جانتے ہیں اور اللہ تعالی فرماتا ہے اگر دو فرقہ

من المؤمنين اقتتلوا فأصلحوا بينهما فإن بغت إحداهما على الأخرى فقاتلوا التي تبغي

مسلمان آپس میں لڑیں اُن میں صلح کرا دو پس اگر ایک دوسرے پر چڑھ آئے تو لڑو اُس چڑھائی والے سے

حتى تفيء إلى أمر الله قلت فنقاتل الباغية بالسيف قال نعم تأمر وتنهى فإن قبل وإلا فقاتله

جب تک حکم خدا پر رجوع کرے میں نے کہا کہ آیا باغی سے تلوار سے لڑوں فرمایا ہاں امر خیر و نہی عن المنکر کر و اگر قبول کرے بہتر ورنہ

فتكون مع الفئة العادلة وإن كان الإمام جائراً لقوله عليه السلام لا يضركم جور من

اُس سے لڑائی کرو اور تو گروہ اہل عدل میں ہوجائے اگرچہ امام جور و ظلم والا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا ہر گز کسی ظالم کا ظلم

جار ولا عدل من عدل لكم اجركم وعليه وزره قلت له ما تقول في الخوارج المحكمة قال هم

اور کسی عادل کا عدل انکو ضرر نہین کرتا تمکو تمہارا اجر ملیگا اور اُس پر اُسکا وبال رہیگا مینے کہا کہ خوارج محکمہ کے لیے کیا کہتے ہین فرمایا

اخبث الخوارج قلت تكفرهم قال لا ولكن نقاتلهم على ما قاتلهم الائمة من اهل الخير علي بن ابي طالب رضي الله

وہ تو بہت بدترین خارجی ہین مینے کہا کیا آپ انکو کافر کہتے ہین فرمایا نہین مگر ہم اُن سے ایسا لڑینگے جیسے کہ اُن سے امام برحق علی ابن ابیطالب

تعالى عنه وعمر بن عبد العزيز رحمه الله قلت فان الخوارج يكبرون ويتلون القرآن فقال اما تذكر حديث ابي امامة

اور عمر بن عبد العزیز لڑے مین نے کہا خوارج اللہ کی تکبیر کرتے ہین اور قرآن شریف پڑھتے ہین فرمایا کیا ابی امامہ کا قصہ یاد نہین ہے

دخل مسجد دمشق فاذا فيه رؤس ناس من الخوارج فقال لابي غالب الحمصي يا ابا غالب

جب وہ دمشق کی مسجد مین آئے اُس مین چند سرداران خوارج تھے ابو غالب حمصی سے کہا اے ابو غالب

هؤلاء اناس من اهل ارضك فاحببت ان اقربك من هؤلاء فقال يا كلاب اهل النار

یہ لوگ تیرے دیار کے ہین مین پسند کرتا ہون کہ تجکو ان سے نزدیک کرون ابو غالب نے کہا او کتو اہل دوزخ کے

يا كلاب اهل النار يا شر قتلى تحت اديم السماء وهو في ذلك يبكي فقال يا ابا امامة ما يبكيك

او کتو اہل دوزخ کے اے بدترین مقتول زیر آسمان کے اور ابو امامہ اُسوقت روتے تھے ابا غالب نے کہا کہ ای ابو امامہ کیون روتے ہو

فقال انهم كانوا مسلمين انت تقول لهم ما اسمع قال او لا تقول بقول الله تعالى يوم تبيض

کہا کہ یہ لوگ مسلمان تھے ان کے لیے تم ایسا فرماتے ہو جو کہ مین سُنتا ہون ابی امامہ نے فرمایا کیا تو نہین پڑھتا ہے اللہ تعالی کا قول جس دن سفید ہونگے

وجوه وتسود وجوه فاما الذين اسودت وجوههم اكفرتم بعد ايمانكم فذوقوا العذاب

بعضے منہ اور سیاہ ہونگے بعضے منہ جنکے منہ سیاہ ہوئے آیا تم کافر ہوگئے ایمان مین آکر اب چکھو عذاب

بما كنتم تكفرون واما الذين ابيضت وجوههم ففي رحمة الله هم فيها خالدون فقال انت

اس کفر کے بدلے مین اور وے جو سفید ہوئے منھ اُن کے وہ رحمت مین ہین اللہ کی اُس مین ہمیشہ رہینگے پھر ابو غالب نے کہا

سمعتها من رسول الله عليه السلام فقال سبحان الله مرة او مرتين حتى قالها سبع مرات

یہ تم نے رسول اللہ صلعم سے سُنا ہے ابو امامہ نے فرمایا سبحان اللہ ایک بار یا دو بار یہانتک کہ سات بار کہا

فكفر الخوارج كفر النعم كفروا بما انعم الله عليهم وقال الخوارج اذا خرجوا وحاربوا واغاروا

تو خوارج کا کفر اُن کا کفران نعمت ہے ایسے امر کا جو اللہ تعالی نے انعام کیا تھا اور پوچھا کہ خوارج جب طاعت سے نکل جائین اور لڑین اور لوٹین

ثم صالحونا هل يتبعون بما فعلوا قال لا غرامة عليهم بعد سكون الحرب منهم ولا حد

پھر ہم سے صلح کرلین تو جو وہ کام کرین اُس کا اتباع کیا جاوے فرمایا جب لڑائی موقوف ہو جائے اُن پر کچھ سزا نہین ہے اور نہ حد

عَلَيْهِمْ وَالدَّمُ كَذٰلِكَ لَا قِصَاصَ فِيْهِ قُلْتُ لِمَ قُلْتَ ذٰلِكَ قَالَ لِلْحَدِيْثِ الَّذِيْ جَاءَ اَنَّهٗ لَمَّا

نہیں ہے اور خون کا قصاص بھی نہیں میں نے کہا کیوں یہ فرمایا کہا بحکم اس حدیث کے کہ جب لوگون

وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ بَيْنَ النَّاسِ فِيْ قَتْلِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَجْمَعَتِ الصَّحَابَةُ رِضْوَانُ اللّٰهِ

مین فتنہ قتل عثمان رضی اللہ عنہ مین واقع ہوا اور سب صحابہ نے اجماع کیا

عَلَيْهِمْ عَلٰى مَنْ اَصَابَ دَمًا بِتَاوِيْلٍ فَلَا قَوَدَ عَلَيْهِ وَمَنْ اَصَابَ فَرْجًا حَرَامًا بِتَاوِيْلٍ فَلَا

کہ جو خون کا بشبہ مرتکب ہوا اوسپر قصاص نہیں ہے اور جو وطی بشبہ کرے اوسپر حد

حَدَّ عَلَيْهِ وَمَنْ اَصَابَ مَالًا بِتَاوِيْلٍ فَلَا تَبِعَةَ عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يُوْجَدَ الْمَالُ بِعَيْنِهٖ فَيُرَدَّ

نہیں ہے اور جو کسی کا مال بشبہ لیوے اوسپر ضمان نہیں مگر مال بعینہ موجود ہو تو

عَلٰى صَاحِبِهٖ قُلْتُ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ لَا اَعْرِفُ الْكَافِرَ كَافِرًا قَالَ هُوَ مِثْلُهٗ قُلْتُ فَاِنْ قَالَ

مالک کو دیا جائے پھر مین نے کہا اگر کوئی کہے کہ مین نہیں جانتا ہون کافر کو کافر فرمایا وہ بھی ویسا کافر ہے مینے کہا اگر کہے

لَا اَدْرِيْ اَيْنَ يَصِيْرُ الْكَافِرُ قَالَ هُوَ جَاحِدٌ بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ كَافِرٌ قُلْتُ لَهٗ فَمَا تَقُوْلُ

کہ مین یہ نہیں جانتا ہون کہ کافر کہان ٹھکانا پائیگا فرمایا کہ وہ کتاب اللہ تعالیٰ کا منکر ہے وہ کافر ہے پھر مینے کہا کیا فرماتے ہو

لَوْ اَنَّ رَجُلًا قِيْلَ لَهٗ اَمُؤْمِنٌ اَنْتَ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ قَالَ هُوَ شَاكٌّ فِيْ اِيْمَانِهٖ قُلْتُ فَهَلْ بَيْنَ الْكُفْرِ

اگر کسی شخص سے کہا گیا کہ تو مومن ہے وہ بولا خدا جانے فرمایا کہ اس کو اپنے ایمان مین شک ہے مین نے عرض کیا کہ کیا کفر

وَالْاِيْمَانِ مَنْزِلَةٌ اِلَّا النِّفَاقَ وَهُوَ اَحَدُ الثَّلٰثَةِ اَمَّا مُؤْمِنٌ اَوْ كَافِرٌ اَوْ مُنَافِقٌ قَالَ لَيْسَ بِمُنَافِقٍ

و ایمان مین ایک رتبہ نفاق ہے اور وہ شاک ایک ان مین کا ہے یا مومن ہے یا کافر ہے یا منافق ہے فرمایا جو اپنے ایمان مین

مَنْ شَكَّ فِيْ اِيْمَانِهٖ قُلْتُ لِحَدِيْثِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَعَمْ

شک کرے منافق نہیں ہے مین نے کہا کیا بسبب حدیث معاذ بن جبل و عبد اللہ بن مسعود کے فرمایا ہان

حَدَّثَنِيْ حَمَّادٌ اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ مُلَيْكَةَ كَانَ مَعَ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا

حماد نے مجھکو خبر دی مقرر حارث بن ملیکہ معاذ بن جبل انصاری کے ساتھ تھے جب

حَضَرَهُ الْمَوْتُ بَكٰى فَقَالَ مُعَاذٌ مَا يُبْكِيْكَ يَا حَارِثُ قَالَ يُبْكِيْنِيْ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ الْاٰخِرَةَ خَيْرٌ لَكَ مِنَ الْاُوْلٰى

معاذ کی موت کا وقت آیا حارث روئے معاذ نے کہا اے حارث کیون روتے ہو کہا اس وجہ سے روتا ہون کہ مین جانتا ہون کہ آپ کا انجام ابتدا سے بہتر ہے

وَلٰكِنْ مَنِ الْعَالِمُ بَعْدَكَ قَالَ مَهْلًا وَعَلَيْكَ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ لَهٗ

مگر آپکے بعد عالم کون ہے کہا یہ قصہ چھوڑ دو اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی صحبت اختیار کرلو مین نے کہا

اَوْصِنِیْ فَاَوْصٰی بِمَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ اِحْذَرْ زَلَّةَ الْعَالِمِ قَالَ فَمَاتَ مُعَاذٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

مجکو وصیت کیجے پھر مجکو وصیت کیا جو کچھ خدا نے چاہا کہا پھر معاذ نے فرمایا عالم کی لغزش سے ڈرتے رہو کہا پھر معاذ رضی اللہ عنہ مر گئے

وَقَدِمَ الْحَارِثُ الْکُوْفَةَ اِلٰی اَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ فَنُوْدِیَ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ الْحَارِثُ قُوْمُوْا اِلٰی هٰذِهِ

اور حارث کوفہ مین عبداللہ کے شاگردون کے پاس آئے پھر اذان ہوئی حارث نے کہا اس دعوت یعنے

الدَّعْوَةِ حَقًّا لِکُلِّ مُؤْمِنٍ یَسْمَعُهَا اَنْ یُجِیْبَهُ فَنَظَرُوْا اِلَیْهِ وَقَالُوْا لَهُ اِنَّکَ لَمُؤْمِنٌ قَالَ نَعَمْ

اذان کیطرف اٹھو ہر مسلمان پر حق ہے کہ جب اذان سنے تو اسکی فعلی اجابت کرے انھون نے حارث کو دیکھا اور کہا کیا تم مومن ہو حارث نے کہا ہان

اِنِّیْ لَمُؤْمِنٌ فَتَغَامَزُوْا بِهٖ فَنَکَسَ الْحَارِثُ رَأْسَهٗ وَبَکٰی وَقَالَ رَحِمَ اللّٰهُ مُعَاذًا فَاُخْبِرَ بِهٖ ابْنُ

مین مومن ہون انھون نے چشمک زنی کی حارث سر جھکا کر روئے اور کہا حارث نے اللہ معاذ کو رحم کرے پھر ابن

مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ اَتَقُوْلُ اِنَّکَ لَمُؤْمِنٌ قَالَ نَعَمْ اِنِّیْ لَمُؤْمِنٌ قَالَ اَتَقُوْلُ اِنَّکَ

مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی پھر کہا عبداللہ نے حارث سے کیا تم آپکو مومن کہتے ہو کہا ہان مین مومن ہون کہا کیا تم آپ کو

مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَحِمَ اللّٰهُ مُعَاذًا فَاِنَّهٗ اَوْصَانِیْ اَنْ اَحْذَرَ زَلَّةَ الْعَالِمِ وَالْاَخْذَ بِحُکْمِ

بہشتی کہتے ہو کہا حارث نے اللہ معاذ پر رحم کرے کہ اس نے مجکو یہ وصیت کی تھی کہ عالم کی لغزش سے ڈرتے رہو

الْمُنَافِقِ قَالَ فَهَلْ مِنْ زَلَّةٍ رَاَیْتَ قَالَ نَشَدْتُکَ بِاللّٰهِ هَلْ کَانَ رَجُلٌ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَیْهِ

اور منافق بننے سے کہا ابن مسعود نے کوئی خطا تمنے دیکھی ہے حارث نے کہا مین تمکو قسم دیتا ہون آیا کوئی شخص زمانہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

السَّلَامُ وَالنَّاسُ یَوْمَئِذٍ عَلٰی ثَلَاثِ فِرَقٍ مُؤْمِنٌ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَةِ وَکَافِرٌ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَةِ

کے تھا جب سب آدمی اس وقت تین قسم کے تھے مومن باطن و ظاہر مین اور کافر باطن و ظاہر مین

وَمُنَافِقٌ فِی السِّرِّ فَمِنْ اَیِّ الثَّلَاثَةِ اَنْتَ قَالَ فَاَمَّا اِذَا نَشَدْتَّنِیْ بِاللّٰهِ فَاِنِّیْ مُؤْمِنٌ فِی السِّرِّ

اور باطن مین منافق پھر تم ان سے کون ہو ابن مسعود نے کہا جب تم اللہ کی قسم دے کر پوچھتے ہو تو مین ظاہر

وَالْعَلَانِیَةِ قَالَ وَلِمَ لُمْتَنِیْ حِیْنَ قُلْتُ اِنِّیْ لَمُؤْمِنٌ قَالَ اَجَلْ هٰذِهٖ زَلَّتِیْ فَادْفِنْهَا رَحِمَ اللّٰهُ مُعَاذًا قُلْتُ اَوْ یُحِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

و باطن مین مومن ہون حارث نے کہا پھر تمنے کیون مجکو ملامت کی جبکہ مین نے کہا کہ مومن ہون کہا ہان یہ میری خطا ہے اسکو چھپا دو اللہ معاذ پر رحم کرے مین نے کہا امام

مَنْ قَالَ اِنِّیْ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ کَذَبَ لَا عِلْمَ لَهٗ بِهٖ وَقَالَ الْمُؤْمِنُ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِالْاِیْمَانِ

شخص کا حال پوچھا جو کہے کہ مین جنت والا ہون فرمایا جھوٹا ہے اسکو علم نہین ہے اور فرمایا مومن بسبب اپنے ایمان کی جنت مین جاتا ہے

وَیُعَذَّبُ فِی النَّارِ بِالْاَحْدَاثِ فَاِنْ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَالَ کَذَبَ لَا عِلْمَ لَهٗ بِهٖ قَدْ اَبَیْنَ

اور گناہون سے دوزخ مین عذاب ہوگا پھر پوچھا اگر اس نے آپ کو جہنمی کہا فرمایا جھوٹا ہے اس کو اس کا علم نہین ہے

مِنْ رَحْمَتِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْحَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ یَنْبَغِیْ اَنْ یَّقُوْلَ اَنَا مُؤْمِنٌ حَقًّا لِاَنَّهٗ لَا شَكَّ فِیْ اِیْمَانِهٖ

اسکی رحمت سے ناامید ہے امام نے فرمایا بہتر ہے کہ کہے میں مومن ہوں سچا اسلئے کہ اس کو ایمان میں کچھ شک نہیں ہے

قُلْتُ مَیَکُوْنُ اِیْمَانُهٗ کَاِیْمَانِ الْمَلٰٓئِكَةِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَاِنْ قَصَّرَ عَمَلَهٗ فَاِنَّهٗ مُؤْمِنٌ حَقًّا قَالَ مُحَدِّثُنِیْ

میں نے کہا کیا اسکا ایمان فرشتوں کا سا ہوگا فرمایا ہاں میں نے کہا اس کے اعمال ناقص ہوں تو بھی بے شک مومن ہے تب امام نے

بِحَدِیْثِ حَارِثَةَ اَنَّ النَّبِیَّ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ لَهٗ کَیْفَ اَصْبَحْتَ قَالَ اَصْبَحْتُ مُؤْمِنًا حَقًّا

حارثہ کی حدیث کہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیونکر صبح کی کہا سچا مومن ہوں

فَقَالَ اُنْظُرْ مَا تَقُوْلُ فَاِنَّ لِکُلِّ حَقٍّ حَقِیْقَةً فَمَا حَقِیْقَةُ اِیْمَانِكَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَزَفَتْ

فرمایا دیکھنا چاہیے کیا کہتا ہے کیونکہ ہر حق کی حقیقت ہے پھر تیرے ایمان کی کیا حقیقت ہے تو عرض کیا یا رسول اللہ پھرا

نَفْسِیْ عَنِ الدُّنْیَا حَتّٰی اَظْمَاْتُ نَهَارِیْ وَاَسْهَرْتُ لَیْلِیْ وَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی عَرْشِ رَبِّیْ بَارِزًا وَکَاَنِّیْ

نفس میرا دنیا سے یہاں تک کہ دن گزارتا ہوں اور رات بھر جاگتا ہوں اور میں گویا اپنے خدا کا عرش صاف دیکھتا ہوں اور گویا جنت والوں کو

اَنْظُرُ اِلٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ یَتَزَاوَرُوْنَ فِیْهَا وَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی اَهْلِ النَّارِ حِیْنَ یَتَعَاوَوْنَ فِیْهَا فَقَالَ

دیکھتا ہوں کہ آپس میں آتے جاتے ہیں اور گویا دوزخیوں کو دیکھتا ہوں کہ بھونکتے ہیں

رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَالْزَمْ اَصَبْتَ فَالْزَمْ اَصَبْتَ ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت درست کہا اپنے کو روکے رکھو پھر فرمایا جو یہ پسند کرے کہ میں ایسا آدمی دیکھوں کہ

نَوَّرَ اللّٰهُ تَعَالٰی قَلْبَهٗ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی حَارِثَةَ ثُمَّ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ لِیْ بِالشَّهَادَةِ فَدَعَالَهٗ

اللہ تعالی نے اسکا دل روشن کیا ہے تو حارثہ کو دیکھے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ سے دعا مانگئے کہ میں شہید ہوں

بِهَا فَاسْتُشْهِدَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ لَهٗ مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَقُوْلُوْنَ لَا یَدْخُلُ الْمُؤْمِنُ النَّارَ قَالَ لَا

حضرت نے دعا کی وہ شہید ہوگئے پھر میں نے کہا ان کا کیا حکم ہے جو یہ کہتے ہیں کہ مومن دوزخ میں نہ جاوے گا فرمایا

یَدْخُلُ النَّارَ اِلَّا کُلُّ مُؤْمِنٍ قَالَ قُلْتُ فَالْکَافِرُ قَالَ هُمْ مُؤْمِنُوْنَ یَوْمَئِذٍ قُلْتُ کَیْفَ ذٰلِكَ قَالَ یَقُوْلُ

مومن ہی دوزخ میں جاویں گے پھر میں نے کہا کہ کافر فرمایا وہ اس دن مومن ہو جاویں گے میں نے کہا کیونکر فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے

اللّٰهُ تَعَالٰی فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَکَفَرْنَا بِمَا کُنَّا بِهٖ مُشْرِکِیْنَ فَلَمْ یَكُ یَنْفَعُهُمْ اِیْمَانُهُمْ

کہ پھر جب دیکھا انھوں نے ہمارا عذاب بولے ہم یقین لائے اللہ اکیلے پر اور چھوڑے جو چیزیں شریک بناتے تھے پھر نہ ہوا کہ کام آوے ان کو یقین لانا انکا

لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالَ اَبُوْحَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ حَقٍّ اَوْ سَرَقَ اَوْ قَطَعَ الطَّرِیْقَ اَوْ

جس وقت دیکھ چکے ہمارا عذاب امام صاحب کہتے ہیں جس نے کسی کو ناحق قتل کیا . یا چوری کی یا راستہ لوٹا یا

فجر او فسق او زنى او شرب الخمر او سكر فهو مؤمن فاسق وليس بكافر انما يعذبهم
یا فسق وفجور کیا یا زنا کیا یا شراب پیکر نشہ ہوا تو وہ مومن فاسق ہے کافر نہیں ہے بسبب گناہ کے

بالاحداث في النار ويخرجهم منها بالايمان قال ابو حنيفة رحمه الله من آمن بجميع ما يؤمن
عذاب دوزخ ہوگا اور بسبب ایمان کے وہاں سے نکلیگا امام کہتے ہیں جو سب ایمان کی باتوں پر ایمان لایا

به الا انه قال لا اعرف موسى وعيسى امرسلان ام غير مرسلين فهو كافر ومن قال لا ادري
کہتا ہے کہ میں یہ نہیں جانتا کہ موسی وعیسی پیغمبر ہیں یا نہیں تو وہ کافر ہے اور جو کہے کہ میں نہیں

الكافر في الجنة او في النار فهو كافر لقوله تعالى فلهم عذاب جهنم فقال ولهم عذاب شديد
جانتا ہوں کہ کافر جنت میں ہے یا دوزخ میں تو وہ کافر ہے کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا کافروں کو عذاب دوزخ ہے اور ان کو عذاب سخت ہے

قال ابو حنيفة رحمه الله بلغني عن سعيد بن المسيب انه قال من لم ينزل الكفار
امام کہتے ہیں مجھکو سعید بن المسیب سے روایت آئی ہے کہ جو کافروں کو

منزلتهم من النار فهو مثلهم قلت فاخبرني عمن يؤمن ولا يصلي ولا يصوم ولا يعمل
ان کی جگہہ دوزخ میں نہ قرار دے تو وہ بھی ویسا ہی ہے میں نے پوچھا اسکا کیا حکم ہے جو ایمان لایا پر نماز نہ پڑھی نہ روزے رکھے اور نہ کچھ عمل کرے

شيئا من هذه الاعمال هل يغني ايمانه شيئا قال هو مؤمن ان شاء عذبه الله وان
کیا اس کا ایمان اس کو بچالے گا فرمایا وہ مومن ہے اللہ چاہے عذاب دے

شاء رحمه وقال من ليس يجحد شيئا من كتابه فهو مؤمن قال ابو حنيفة رحمه الله
چاہے رحم کرے اور فرمایا جو اللہ کی کتاب کا کچھ بھی انکار نکرے تو وہ مومن ہے امام

باسناده حدثني بعض اهل العلم ان معاذ بن جبل رضي الله عنه لما قدم حمص
اپنی سند سے کہتے ہیں کہ کسی عالم نے مجھ سے کہا کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جب حمص میں آئے

اجتمعوا اليه فسأله شاب فقال ما تقول فيمن يصلي ويصوم ويحج البيت ويجاهد في
تو لوگ جمع ہوئے ایک جوان نے کہا اس کا کیا حکم ہے جو نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور حج کرے اور جہاد کرے

سبيل الله ويعتق ويؤدي زكوته غير انه يشك في الله ورسوله قال هذا في النار قال فما
اور آزاد کرے اور زکوۃ دے مگر اللہ اور اس کے رسول میں شک کرتا ہے فرمایا وہ دوزخی ہے کہا اس کا کیا

تقول فيمن لا يصلي ولا يصوم ولا يحج البيت ولا يؤدي زكوة ماله غير انه مؤمن بالله
حکم ہے جو نہ نماز پڑھے اور نہ روزہ رکھے اور نہ حج کرے اور نہ زکوۃ دے مگر وہ اللہ پر ایمان لایا ہے

قَالَ هٰذَا أَرْجُوْلَهُ وَأَخَافُ عَلَيْهِ قَالَ الْفَتٰى يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَمَا أَنَّهُ لَا يَنْفَعُ مَعَ الشِّرْكِ عَمَلٌ

کہا مین اُس کے لئے امید بھی کرتا ہون اور خوف بھی کرتا ہون اُس جوان نے کہا اے ابا عبد الرحمن جیسا شرک کے ساتھ کوئی عمل سود مند

فَكَذٰلِكَ لَا يَضُرُّ مَعَ الْإِيْمَانِ شَيْءٌ ثُمَّ مَضَى الْفَتٰى فَقَالَ مُعَاذٌ لَيْسَ فِيْ هٰذَا الْوَادِيْ أَحَدٌ

نہین ہے ویسا ہی ایمان کے ساتھ کوئی چیز ضرر نہین کرتی ہے اور چلا گیا جوان معاذ نے فرمایا اس دیار مین اس جوان سے بہتر کوئی

أَفْقَهُ مِنْ هٰذَا الْفَتٰى قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ نُقَاتِلُ أَهْلَ الْبَغْيِ بِالْبَغْيِ لَا بِالْكُفْرِ وَنَكُوْنُ مَعَ

عالم نہین امام کہتے ہین ہم مقاتلہ کرینگے اہل بغاوت سے بسبب بغاوت کے نہ بسبب کفر کے اور ہم گروہ عادل

الْفِئَةِ الْعَادِلَةِ وَمَعَ السُّلْطَانِ الْجَائِرِ وَلَا نَكُوْنُ مَعَ أَهْلِ الْبَغْيِ وَإِنْ كَانَ فِيْ أَهْلِ الْجَمَاعَةِ فَاسِدٌ

کے ساتھ رہین گے اور سلطان ظالم کے تابع رہینگے اہل بغی کے ساتھ نہین رہین گے اور جس جماعت مین فساد والے

ظَالِمُوْنَ فَإِنَّ فِيْهِمْ أَيْضًا صَالِحِيْنَ يُعِيْنُوْنَكَ عَلَيْهِمْ فَإِنْ كَانَتِ الْجَمَاعَةُ بَاغِيَةً فَاعْتَزِلْهُمْ

ظالم ہون تو اُن مین کوئی صالح بھی ہونگے تیری مدد کرینگے اگر سب باغی ہین تو اُن سے دور ہو اور دوسرون کے

وَاخْرُجْ إِلٰى غَيْرِهِمْ قَالَ تَعَالٰى أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا وَقَالَ إِنَّ أَرْضِيْ

پاس چلے جاؤ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ کیا زمین خدا کی وسیع نہ تھی اُس مین چلے جاؤ اور کہا میری زمین

وَاسِعَةٌ فَإِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

کشادہ ہے پھر میری عبادت کرتے رہو امام کہتے ہین حماد نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن مسعود

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ظَهَرَتِ الْمَعْصِيَةُ فِيْ أَرْضٍ

کہتے ہین کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جس بستی مین گناہ بڑھ جائے

فَلَمْ تُطِقْ أَنْ تُغَيِّرَهَا فَتَحَوَّلْ إِلٰى غَيْرِهَا فَاعْبُدْ بِهَا رَبَّكَ قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ حَدَّثَنِيْ بَعْضُ

کہ تو اُس کو نہ بدل سکے تو کسی اور جگہہ چلا جاؤ اور وہان اللہ کی عبادت کرو امام نے کہا کہ ایک عالم نے

أَهْلِ الْعِلْمِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

مجھ سے کہا کہ ایک صحابی نے کہا ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَحَوَّلَ مِنْ أَرْضٍ يَخَافُ الْفِتْنَةَ كَتَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ أَجْرَ سَبْعِيْنَ صِدِّيْقًا

صلعم نے کہا کہ جو اُس جگہہ سے چلا جائے جہان کہ فتنہ کا خوف ہو اللہ تعالی اُس کو ستر صدیق کا ثواب دیگا

قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ مَنْ قَالَ لَا أَعْرِفُ عَذَابَ الْقَبْرِ فَهُوَ مِنَ الطَّبَقَةِ الْخَبِيْثَةِ الْجَهْمِيَّةِ

امام کہتے ہین جو کہے مین نہین جانتا ہون عذاب قبر کو تو وہ فرقہ جہمیہ

الهالكة اذ انه انكر قوله سنعذبهم مرتين يعني في القبر وقال وان للذين ظلموا عذابا دون

ہالک ہے کہ اس نے اللہ کے فرمانے کا انکار کیا کہ ہم انکو دوبارہ عذاب دینگے ایک قبر میں اور کہا کافرون کو عذاب ہے

ذلك يعني في القبر فان قال آمنت بالآية ولا اؤمن بتاويلها وتفسيرها قال هو كافر لان من

اس سے پہلے یعنی قبر مین اگر کہے مین آیت پر ایمان لایا ہون پر اس کی تاویل وتفسیر پر ایمان نہین لایا ہون فرمایا وہ کافر ہے اسلئے کہ

القرآن ما هو تنزيله تاويله فان جحد بها فقد كفر قال حدثنا ابو حنيفة رحمه الله قال حدثني

قرآن مین بعض جگہ جو تنزیل ہے وہی تاویل ہے اسکا انکار کیا تو کافر ہوا پھر کہا امام نے روایت کی ہے کہ ایک شخص

رجل عن ابي المنهال بن عمرو وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه

ابی منہال بن عمرو ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے

وسلم شرار امتي الذين يقولون اني في الجنة دون النار قال وحدثت عن ابي ضبيان قال

میری امت مین برے وہ ہین جو کہتے ہین کہ ہم جنتی ہین نہ دوزخی کہا ابی ضبیان سے مجھکو

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل للمتاولين من امتي قيل يا رسول الله وما المتاولون

روایت آئی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرے امتی جو تاویل کرین دوزخی ہین عرض ہوئی تاویل کرنیوالے کون ہین

قال الذين يقولون فلان في الجنة وفلان في النار قال رضي الله عنه حدثت عن نافع عن ابن

فرمایا جو یہ کہتے ہین کہ فلان جنت مین ہے اور فلان دوزخ مین ہے امام نے نافع سے روایت لی ہے کہ عبداللہ بن

عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقولوا امتي في الجنة و

عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ میری امت کو نہ جنتی کہو اور

لا في النار دعوهم حتى يكون الله يحكم بينهم يوم القيمة وحدثني ابان عن الحسن رحمه

نہ دوزخی ان کا قصہ چھوڑ دو اللہ تعالی قیامت کے دن انپر حکم کریگا اور ابان نے حسن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت

الله عليه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الله عز وجل لا تنزلوا عبادي

کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میرے بندونکو جنتی

جنة ولا نارا حتى اكون الذي احكم فيهم يوم القيمة وانزلهم منازلهم قلت فاخبرني

کہو نہ دوزخی جبتک کہ مین ان مین قیامت مین فیصلہ کرون اور انکو جگہ دون مین نے کہا

عن القاتل الصلوة خلفه قال الصلوة خلف كل امام بر او فاجر جائزة فلك اجرك وعليه

قاتل کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے - فرمایا ہر امام کے پیچھے جائز ہے نیک ہو یا گنہگار ہو تمکو تمہارا اجر اور اس پر

وَزَرَارَه قُلْتُ اَخْبِرْنِي عَنْ هٰؤُلَاۤءِ الطَّبَقَةِ الَّذِيْنَ يَخْرُجُوْنَ عَلَى النَّاسِ بِسُيُوْفِهِمْ قَالَ هُمْ اَصْنَافٌ

اُسکا وبال ہے مینے کہا جو لوگ آدمیوں پر تلوار سے لڑنے کو نکلے ہیں کیا حکم ہے فرمایا وہ کئی قسم ہیں

شَتّٰى وَكُلُّهُمْ فِى النَّارِ قَالَ وَرَوٰى اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور سب دوزخی ہیں پھر کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ اِفْتَرَقَتْ بَنُوْ اِسْرَاۤئِيْلَ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً وَسَتَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ ثَلَاثًا وَّسَبْعِيْنَ فِرْقَةً

وسلم نے فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل بہتر فرقے ہوگئے اور میری امت تہتر فرقے ہوں گے

كُلُّهُمْ فِى النَّارِ اِلَّا السَّوَادُ الْاَعْظَمُ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ

سب دوزخی ہیں سوا گروہ کثیر کے فرمایا مجھکو حماد نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ ابن مسعود رضی

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا فِى الْاِسْلَامِ

اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسلام میں کوئی امر نیا پیدا کیا

فَقَدْ هَلَكَ وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً فَقَدْ ضَلَّ وَمَنْ ضَلَّ فَفِى النَّارِ حَدَّثَنَا مَيْمُوْنٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

تو تباہ ہوگیا اور جس نے بدعت نکالی وہ گمراہ ہوا اور جو گمراہ ہے وہ دوزخی ہے میمون نے ابن عباس

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ قَالَ فَاذْ

رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ مجھکو علم سکھائیے فرمایا جاؤ

فَتَعَلَّمِ الْقُرْاٰنَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَهٗ فِى الرَّابِعَةِ نَعَمْ اَقْبِلِ الْحَقَّ مِمَّنْ جَاۤءَكَ حَبِيْبًا كَانَ اَوْ بَغِيْضًا وَ

اور قرآن پڑھو تین بار فرمایا پھر چوتھی بار یہ فرمایا ہاں جو تجھکو حق کہے وہ قبول کر دوست ہو یا دشمن اور

تَعَلَّمِ الْقُرْاٰنَ وَمِلْ مَعَهٗ حَيْثُ مَالَ قَالَ وَحَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قرآن شریف پڑھو اور وہ جدھر جھکاے جھک جاؤ کہا ہمکو حماد نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ

اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِى النَّارِ

کہتے ہیں نئی باتیں جو نکلتی ہیں وہ بہت بری ہیں اور ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور سب گمراہی دوزخ میں ہوگی

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّا قَدْ فَتَنَّا

اللہ تعالی فرماتا ہے پھر اسکو نیک و بدی تعلیم کی اور اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو فرمایا ہے ہم نے تیری بعد تیری قوم کو

قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ بَابُ الْمَشِيَّةِ قُلْتُ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِشَيْءٍ وَلَمْ يَشَأْ

فتنہ میں ڈالدیا اور سامری نے انکو بہکا دیا باب مشیت کے بیان کا میں نے کہا کیا اللہ عزوجل نے ایک شے کا حکم فرمایا

خلقه وشاء شيئاً ولم يأمر به خلقه قال نعم قلت فما ذاك قال أمرهم بالإسلام وكم

اور پیدا کرنا نہیں چاہا ہو اور کوئی چیز چاہے اور اسکے پیدا ہونے کا حکم نہ دیا فرمایا ہان مینے کہا وہ کیا ہی فرمایا لوگون کو اسلام کا حکم کیا اور

يشأ للكافر وشاء الكفر للكافر ولم يأمر به خلقه قلت هل رضي الله شيئاً فلم يأمر به

کافر کے لئے اسلام نہیں چاہتا ہے اور کفر کافر کے لئے چاہتا ہے اور اسکے کرنیکا حکم نہ دیا مینے کہا کہ ایا اللہ نے کسی چیز کو پسند کیا اور حکم اوسکا نہیں کیا

وأمر شيئاً ولم يرض به قال لا قلت لم قال لأن كل شيء أمر به فقد رضي به وكل شيء

یا حکم کیا اور اسکو پسند نہیں کیا فرمایا یہ نہیں مینے کہا کیون فرمایا کہ جس امر کا حکم کیا تو اسکو پسند بھی کیا اور جسکو پسند کیا

رضي به فقد أمر به ألا ترى أنه يرضى الإيمان وأمر به لأن الأمر والرضا طاعة قلت يعذب

اسکا حکم بھی کیا ہے کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ وہ ایمان سے راضی ہے اور اسکا حکم بھی فرمایا ہی کیونکہ امر اور رضا مندی عبادت ہے مینے کہا عذاب

الله تعالى العباد على ما يرضى أو على ما لا يرضى قال بل يعذبهم على ما لا يرضى لأنه يعذبهم

دیتا ہی اللہ تعالی اپنے بندونکو رضا پر یا غیر رضا پر فرمایا کہ ناپسند کام پر عذاب دیتا ہی کیونکہ وہ کفر

على الكفر والمعاصي ولم يرض به قلت فيعذبهم على ما يشاء أو على ما لا يشاء قال

اور گناہ پر عذاب دیتا ہے کہ اسکو پسند نہیں کرتا ہے مینے کہا کہ اللہ انکو عذاب دیتا ہے جسپر چاہتا ہے یا جسپر نہیں چاہتا ہے فرمایا

بل يعذبهم على ما يشاء لهم لأنه يعذبهم على الكفر والمعاصي وشاء للكافر الكفر وللعاصي

بلکہ جس کام کو چاہتا ہے اس پر عذاب دیتا ہے کیونکہ ان کو کفر اور گناہ پر عذاب دیتا ہے اور کافر کے لئے کفر اور گنہگار کے لئے

المعصية قلت أمرهم بالإسلام ثم شاء لهم الكفر قال نعم قلت سبقت مشيته أمره أو سبق أمره

گناہ چاہتا ہے۔ مینے کہا اسلام کا حکم کیا اور کفر ان کے لئے چاہتا ہے۔ فرمایا ہان مینے کہا کہ ایا اوسکی مشیت اسکے حکم پر غالب ہی یا اوسکا حکم اوسکی مشیت

مشيته قال بل مشيته أمره قلت فمشية الله الرضا أم لا قال بل هو لله رضا فمن عمل بمشية الله وأمره

غالب ہی فرمایا بلکہ مشیت امر پر غالب ہے مینے کہا ایا اللہ کی مشیت رضا مندی ہی یا نہیں فرمایا وہ اللہ کی رضا مندی ہی جو اللہ کی مشیت اور امر پر عمل کرے گا

فقد عمل برضاه ومن عمل بمشيته وطاعته وما أمر به فقد عمل برضاه وعدله ومن عمل بمشية الله وبغير

وہ اللہ کی رضا مندی پر عمل کریگا۔ اور جو مشیت اور طاعت اور امر پر عمل کرے گا وہ اوسکی رضا مندی اور عدل پر عمل کریگا۔ اور جو مشیت پر عمل کرے اور امر پر

ما أمر به فلم يعمل برضاه ولكن عمل بمعصيته ومعصيته غير رضاه قلت يعذب الله العباد

عمل نکرے۔ وہ رضا مندی پر عمل نکریگا اور معصیت پر عمل کریگا جو اسکی رضا مندی نہیں ہے مینے کہا اللہ اپنے بندون کو ایسے امر پر عذاب دیتا ہے

على ما يرضى أو على ما لا يرضى قال بل يعذبهم على ما لا يرضى لهم لأن المعصية فعل العبد

جس سے راضی ہے یا ایسے امر جس سے نہیں راضی ہے فرمایا بلکہ اس پر عذاب دیتا ہے جسے پسند نہیں کرتا کیونکہ معصیت بندہ کا کام ہے

ومشیئۃ اللہ صفتہ لا انہ شاء بصفتہ قلت یعذب اللہ العباد علی ما یرضی او علی

اور مشیت اللہ کی اس کی صفت ہے کہ وہ صفت کے ساتھ چاہنے والا ہے میںنے کہا اللہ عذاب دیتا ہے بندوں کو ایسے امر پر جس سے وہ راضی ہے یا ایسے امر پر

ما لا یرضی قال بل یعذبھم علی ما لا یرضی لھم من الکفر ولکن یرضی ان یعذبھم

جس سے وہ راضی نہیں ہے فرمایا وہ عذاب دیتا ہے ایسے امر پر جس سے وہ راضی نہیں ہے یعنی کفر پر اور راضی ہے کہ عذاب دیوے

وینتقم منھم بترکھم الطاعۃ واخذھم بالمعصیۃ قلت شاء للمومن الکفر قال لا ولکنہ

اور انتقام لیوے انکے طاعت ترک کرنے پر اور گناہ کرنے پر میںنے کہا کیا اللہ تعالی مومن کے لئے کفر کی مشیت کرتا ہے فرمایا نہیں

شاء للمومن الایمان کما شاء للکافر الکفر وکما شاء لاصحاب الزنا الزنا وکما شاء لاصحاب السرقۃ السرقۃ

مومن کے لئے ایمان کی مشیت کرتا ہے جیسا کافر کے لئے کفر کی مشیت اور جیسے صحاب زنا کے لئے زنا کی مشیت کرتا ہے اور جیسے چور کے لئے چوری کی مشیت

وکما شاء لاصحاب العلم العلم وکما شاء لاھل الخیر الخیر لان اللہ شاء للکفار قبل ان یخلقھم ان

اور علم والے کے لئے علم کی مشیت اور خیر والے کے لئے خیر کی مشیت اسلئے کہ اللہ تعالی نے کافروں کے پیدا کرنے سے پہلے یہ مشیت کی ہے کہ

یکونوا الکفار ضلالا قلت یعذب اللہ الکفار علی ما یرضی ان یخلق ام علی ما لا یرضی ان

یہ کافر گمراہ ہوں میںنے کہا کہ اللہ کافروں کو اس چیز پر عذاب کرتا ہے جسکا پیدا کرنا پسند کرتا ہے یا اس پر کہ اسکا پیدا کرنا نہیں پسند

یخلق قال بل یعذبھم علی ما یرضی ان یخلق قلت لم قال لانہ یعذبھم علی الکفر ورضی

کرتا ہے فرمایا کہ اس پر عذاب دیتا ہے جس کا پیدا کرنا پسند کرتا ہے میںنے کہا کیوں فرمایا اسلئے کہ کفر پر انکو عذاب دیتا ہے اور اللہ نے پسند کیا اس کو

ان یخلق الکفر ولم یرض الکفر بعینہ قلت قول اللہ تعالی ولا یرضی لعبادہ الکفر قال لیشاء

کفر پیدا کرے اور خاص کفر سے راضی نہیں ہے میں نے کہا اللہ تعالی فرماتا ہے اور نہیں راضی ہے اپنے بندوں کے لئے کفر سے۔ کہا مشیت سے

لھم ولا یرضی بہ قلت فلم قال لانہ خلق ابلیس فرضی ان یخلق ابلیس ولم یرض فسق

رضامندی نہیں ہے میںنے کہا کیوں فرمایا کہ اللہ نے ابلیس پیدا کیا ہے اور اسکے پیدا کرنے پر راضی ہے اور اسکے گناہ سے راضی

ابلیس وکذلک الخمر والخنازیر فرضی ان یخلقھن ولم یرض بانفسھن قلت لم قال لانہ

نہیں اور ایسا ہی شراب اور سور تو ان کے پیدا کرنے پر راضی ہے اور انکی ذات ناپسند ہے میںنے کہا کیوں فرمایا اسلئے کہ اگر

لو رضی الخمر بعینھا لکان من شربھا قد شرب برضا اللہ ولکنہ لا یرضی الخمر ولا الکفر ولا

شراب کی ذات راضی ہو تو جس نے شراب پی اللہ تعالی کی رضامندی سے پیا۔ مگر شراب و کفر و

ابلیس ولا افعالہ ولکنہ رضی محمدا صلی اللہ علیہ وسلم قلت ارأیت الیھود حیث قالت

ابلیس اور اسکے افعال پر راضی نہیں ہے پر راضی محمد صلی اللہ علیہ و سلم سے ہے میںنے کہا یہود نے جو کہا کہ

يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ اَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُمْ اَنْ يَقُوْلُوْا ذٰلِكَ قَالَ لَا بَابُ الْمَشِيَّةِ

اللہ تعالی کا ہاتھ بندھا ہوا ہے انھین کے ہاتھ بندھے ہوئے ہین۔ کیا اللہ تعالی راضی ہے کہ وہ یہ بات کہتے فرمایا نہین۔ باب ہے مشیت کی کیفیت کا

قَالَ لَهُمْ اَرَاَيْتَ لَوْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَجْعَلَ الْخَلْقَ كُلَّهُمْ مُطِيْعِيْنَ مِثْلَ الْمَلٰئِكَةِ هَلْ كَانَ

کیا یہ راے ہے کہ اگر اللہ تعالی چاہتا کہ سب کو مطیع پیدا کرتا جیسے فرشتے کیا اس پر قادر تھا

قَادِرًا عَلَيْهِ فَاِنْ قَالَ لَا فَقَدْ وَصَفَ اللّٰهَ تَعَالٰى بِغَيْرِ مَا وَصَفَ بِهٖ نَفْسَهٗ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَهُوَ الْقَاهِرُ

پھر اگر کہا کہ نہین تو اس نے اللہ تعالی کا وہ وصف نہین بیان کیا جو اسنے اپنا وصف بیان کیا اللہ نے فرمایا ہے کہ وہ سب اپنے بندون پر

فَوْقَ عِبَادِهٖ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ فَاِنْ قَالَ فَهُوَ قَادِرٌ

غالب ہے۔ اور فرمایا ہے کہ کہدیجئے کہ وہ عذاب بھیجنے پر قادر ہے اوپر سے اگر کہے کہ وہ قادر ہے

فَقُلْ اَرَاَيْتَ لَوْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَكُوْنَ اِبْلِيْسُ مِثْلَ جِبْرَئِيْلَ فِى الطَّاعَةِ اَمَا كَانَ قَادِرًا فَاِنْ قَالَ لَا فَقَدْ

تو پوچھو کہ تیری راے ہے اگر اللہ چاہے کہ ابلیس مثل جبرئیل کے طاعت کرے کیا قادر نہین ہے اگر کہے نہین تو اللہ تعالے کے

تَرَكَ قَوْلَهٗ وَوَصَفَ اللّٰهَ تَعَالٰى بِغَيْرِ صِفَتِهٖ فَاِنْ قَالَ وَلَوْ اَنَّهٗ زَنَا اَوْ سَرَقَ اَوْ قَذَفَ اَوَلَيْسَ هُوَ بِمَشِيَّةِ اللّٰهِ

قول کو ترک کیا اور جو اس نے اپنا وصف کیا اس کے خلاف کیا پھر کہا اگر اس نے زنا کی یا چورا یا یا زنا کی گالی دی کیا یہ خدا کی مشیت سے نہین

تَعَالٰى قِيْلَ نَعَمْ فَاِنْ قَالَ فَلِمَ يَجْرِىْ عَلَيْهِ الْحُدُوْدُ يُقَالُ لَهٗ الْحُدُوْدُ تَجْرِىْ بِمَا اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِاَنَّهٗ

کہا گیا ہان ہے اگر وہ کہے تو پھر کیون اس پر حد ہوتی ہے اس سے کہا جائے گا کہ حد بموجب حکم خدا کے ہوتی ہے

اَمَرَ بِالْحُدُوْدِ فَلَا يُتْرَكُ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ لِاَنَّهٗ لَوْ قَطَعَ يَدَ غُلَامٍ كَانَ بِمَشِيَّةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَذَمَّهُ

کہ اس نے حکم حد کا دیا ہے اس کا حکم ترک نہین ہوتا ہے اسلئے کہ اگر وہ اپنے غلام کا ہاتھ کاٹے تو خدا کی مشیت سے ہوگا

النَّاسُ وَلَوْ اَعْتَقَهٗ حَمِدُوْهُ عَلَيْهِ وَكِلَاهُمَا وُجِدَ وُقُوْعُهٗ بِمَشِيَّةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اور لوگ اسے برا کہتے ہین اور اگر آزاد کردیتا تو لوگ تعریف کرتے اور دونون کاموں کو انھون نے اللہ تعالے کی مشیت سے پایا

وَقَدْ عَمِلَ بِمَشِيَّةِ اللّٰهِ تَعَالٰى لٰكِنْ مَنْ عَمِلَ بِمَشِيَّةِ اللّٰهِ تَعَالٰى الْمَعْصِيَةَ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بِهَا رَاضِىْ

اور اس نے عمل کیا ہے خدا کی مشیت پر لیکن جو بمشیت خدا گناہ کریگا وہ نہ رضامندی ہے

وَلَا عَدْلَ فِىْ فِعْلِهٖ وَقَوْلُهٗ فَلِمَ يَجْرِىْ عَلَيْهِ الْحُدُوْدُ سُؤَالٌ فَاسِدٌ عَلٰى اَصْلِهِمْ لِاَنَّهُمْ لَا يُثْبِتُوْنَ

نہ عدل ہے اسکے فعل مین اور یہ سوال کہ اس پر حد کیون ہوگی فاسد ہے موافق انکی اصل کے اسلئے کہ وہ اللہ کی مشیت

مَشِيَّةَ اللّٰهِ فِىْ كَثِيْرٍ مِنَ الْمَعَاصِىْ فَلَا تَلْزَمُهُ الْحُدُوْدُ مِثْلَ شُرْبِ الْخَمْرِ وَغَيْرِهٖ عَلٰى فِعْلِهٖ وَقَدْ فَعَلَهَا

ثابت نہین کرتے ہین بہتیرے گناہون مین پھر اس پر حدود لازم نہ آئینگے مثل شراب وغیرہ پینے کے حالانکہ اس نے ان کامون کو

جميعًا بمشيئة الله عز وجل **باب الرد على من يكفر بالذنب** قلت أرأيت من يقول من

بموجب مشیت خدا تعالیٰ کے کیا ہے ✤ باب ہے اس شخص کی ردمین ✤ جو کہتا ہے کہ گناہ سے آدمی کافر ہوتا ہے مینے کہا کہ جو گناہ کرے

أذنب ذنبًا فهو كافر فما النقض عليه فقال يقال له قال الله تعالى وذا النون إذ ذهب مغاضبًا فظن

اور اسکے سبب سے اس کو کافر کہے تو اس پر نقض کیا ہے تو فرمایا اسکو کہا جائے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور یاد کر یونس کو جب چلے گئے غصہ سے اور گمان کیا کہ ہم

أن لن نقدر عليه فنادى في الظلمات أن لا إله إلا أنت سبحانك الآية فهو ظالم مؤمن وليس

نہ پکڑ سکین گے پکارا ان اندھیرون مین کہ کوئی حاکم نہین سوائے تیرے تو بے عیب ہے الآیۃ تو وہ ظالم ہے مومن ہے

بكافر ولا بمنافق وإخوة يوسف قالوا يا أبانا استغفر لنا ذنوبنا إنا كنا خاطئين وكانوا مذنبين

کافر نہیں ہے نہ منافق ہے اور یوسف کے بھائیون نے کہا اے میرے باپ بخشو ہمارے گناہون کو بے شک ہم تھے چوکنے والے تو یہ گنہگار تھے

لا كافرين وقال الله تعالى لمحمد صلعم ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر ولم يقل من

نہ کافر اور اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد کو فرمایا تا معاف کرے تجھکو اللہ جو آگے ہوئے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے اور کفر

كفرك وموسى عليه السلام حين قتل الرجل كان في ملة من بلاه كافرا قال وإذا قال أنا

نہ فرمایا اور موسیٰ علیہ السلام نے جو ایک شخص کو قتل کیا تو گنہگار ہوئے نہ کافر کہا امام نے جو کہے کہ

مؤمن إن شاء الله يقال له قال الله تعالى إن الله وملائكته يصلون على النبي يا أيها الذين

مین انشاء اللہ مومن ہون اسکو کہینگے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اللہ اور اسکے فرشتے سب کے سب نبی پر درود پڑھتے ہین اے ایمان والو

آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما فإن كنت مؤمنا فصل عليه وإن كنت غير مؤمن فلا تصل

رحمت بھیجو ان پر اور سلام اگر تو مومن ہے تو درود پڑھا کر اور نہین ہے تو آپ پر درود نہ پڑھا کر

عليه وقال الله تعالى يا أيها الذين آمنوا إذا نودي للصلاة من يوم الجمعة فاسعوا إلى ذكر الله

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اے ایمان والو جب نماز جمعہ کی اذان سنو تو جلدی کرو اللہ کی ذکر کیطرف

الآية وقال معاذ رضي الله عنه من شك في الله فإنه يبطل ذلك جميع حسناته ومن آمن

اور معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہین جسکو اللہ مین شک ہو تو یہ شک اسکے سب نیکیون کو باطل کرتا ہے اور جو

وتعاطى المعاصي يرجى له المغفرة ويخاف عليه العقوبة قال السائل لمعاذ رضي الله عنه

ایمان لایا اور گناہ کئے اس کے لیے امید مغفرت ہے اور خوف عذاب ہے سائل نے معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا

إن كان الشك يهدم الإيمان والحسنات فإن الإيمان أهدم وأهدم للسيئات قال معاذ والله

اگر شک ایمان وحسنات کو ڈھاتا ہے تو ایمان برائیون کو خوب ڈھاتا ہے۔ معاذ نے کہا قسم خدا کی

مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَعْلَمَ مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ يُسْأَلُ أَمُسْلِمٌ أَنْتَ فَيَقُوْلُ لَا أَدْرِيْ فَيُقَالُ لَهٗ قَوْلُكَ لَا أَدْرِيْ عَدْلٌ

اس سے زیادہ کوئی علم والا مینے نہین دیکھا کسی شخص سے پوچھا جائے تو مسلمان ہے وہ کہے مین نہین جانتا ہون اُسکو کہینگے تو جو کہتا ہے مین نہین جانتا ہون

أَمْ جَوْرٌ فَإِنْ قَالَ عَدْلٌ فَقُلْ أَرَأَيْتَ مَا كَانَ فِي الدُّنْيَا عَدْلًا أَلَيْسَ فِي الْآخِرَةِ عَدْلٌ فَإِنْ قَالَ نَعَمْ

یہ سچ ہے یا جھوٹھ ہے اگر کہے سچ تو کہو تیری کیا رائے ہے جو دنیا مین سچ ہے تو کیا آخرت مین سچ نہو گا ۔ اگر کہے ہان ہو گا

فَقُلْ أَتُؤْمِنُ بِعَذَابِ الْقَبْرِ وَبِالْمُنْكَرِ وَالنَّكِيْرِ وَبِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَإِنْ قَالَ نَعَمْ

تو کہو عذاب قبر اور منکر و نکیر اور تقدیر خیر و شر پر ایمان لایا ہے جو کہے ہان

فَقُلْ لَهٗ مُؤْمِنٌ أَنْتَ فَإِنْ قَالَ لَا أَدْرِيْ فَقُلْ لَهٗ لَا دَرَيْتَ وَلَا فَهِمْتَ وَلَا أَفْلَحْتَ قُلْتُ مَنْ قَالَ

تو کہو کہ تو مومن ہے جو کہے مین نہین جانتا ہون تو کہو نہ تونے جانا اور نہ تونے سمجھا اور نہ تجھکو فلاح ہے ۔ مینے کہا جو کہے

إِنَّ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ لَيْسَتَا بِمَخْلُوْقَتَيْنِ فَقُلْ هُمَا شَيْءٌ أَوْ لَيْسَتَا بِشَيْءٍ فَإِنْ قَالَ شَيْءٌ فَقُلْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

کہ جنت و دوزخ دونون پیدا نہین ہین تو کہو کہ وہ شے ہین یا شے نہین ہین جو کہے شے ہین تو کہو کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَقَالَ تَعَالٰى إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ وَقَالَ تَعَالٰى اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا

کہ اللہ سب شے کا خالق ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہمنے ساری شے باندازہ پیدا کی ہین اور فرمایا دوزخ اُن پر صبح

وَعَشِيًّا فَإِنْ قَالَ إِنَّهُمَا تَفْنَيَانِ فَقُلْ لَهٗ وَصَفَ اللّٰهُ لِنَعِيْمِهِمَا بِقَوْلِهٖ لَا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ وَمَنْ

و شام پیش ہوتی ہے اور جو کہے کہ وہ فنا ہونگی تو کہو کہ اللہ تعالیٰ نے اُنکی نعمتون مین فرمایا اپنے قول مین نہ قطع ہونگے اور نہ منع ہونگے

قَالَ إِنَّهُمَا تَفْنَيَانِ بَعْدَ دُخُوْلِ أَهْلِهَا فِيْهِمَا كَفَرَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى لِأَنَّهٗ أَنْكَرَ الْخُلُوْدَ فِيْهِمَا قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ

اور جو کہے کہ یہ جنت و دوزخ فنا ہونگے بعد اسکے کہ اُسمین لوگ داخل ہولینگے تو وہ کافر ہے کہ اُسنے اُسمین ہمیشہ رہنے کا انکار کیا امام ابو حنیفہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يُوْصَفُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِصِفَاتِ الْمَخْلُوْقِيْنَ الْبَتَّةَ وَهُوَ يَغْضَبُ وَيَرْضٰى غَضَبُهٗ

رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اللہ کو مخلوقین کی صفات سے موصوف نکیا جائے اور اللہ ناراض ہوتا ہے اور راضی ہوتا ہے

عُقُوْبَتُهٗ وَرِضَاهُ ثَوَابُهٗ وَنَصِفُهٗ كَمَا وَصَفَ نَفْسَهٗ أَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا

اُسکا غضب عذاب ہے اور اُسکی رضامندی ثواب ہے اور اُسکی وہ تعریف کرو جو اللہ نے اپنا وصف کیا ایک ہے نہ جنا اور نہ جنا گیا اُس کا کوئی ہمسر نہین

أَحَدٌ حَيٌّ قَادِرٌ سَمِيْعٌ مُرِيْدٌ بَصِيْرٌ عَلِيْمٌ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيْهِمْ لَيْسَتْ كَأَيْدِيْ خَلْقِهٖ وَلَيْسَتْ بِجَارِحَةٍ

زندہ ہے قادر ہے سنتا ہے ارادہ والا ہے دیکھتا ہے علم والا ہے اللہ کا ید اُنکے اوپر ہے اُسکا ید ویسا نہین جیسے سب کا ہاتھ ہے اور نہ وہ بدن ہے

وَهُوَ خَالِقُ الْأَيْدِيْ وَوَجْهُهٗ لَيْسَ كَوُجُوْهِ خَلْقِهٖ وَهُوَ خَالِقُ الْوُجُوْهِ وَنَفْسُهٗ لَيْسَتْ كَالنَّفْسِ خَلْقِهٖ

وہ خالق سب کے ہاتھون کا ہے اور اُس کا وجہ نہین ہے مثل وجوہ خلق کے وہ خالق وجوہ ہے اور مثل سب کے اُس کا نفس نہین ہے

وَهُوَ خَالِقُ النُّفُوسِ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ اَرَأَيْتَ لَوْ قِيلَ اَيْنَ اللّٰهُ تَعَالَى قَبْلَ الْخَلْقِ

وہ تمام نفوس کا پیدا کرنے والا ہے اُس جیسا کوئی نہیں وہ سنتا ہے دیکھتا ہے کیا رائے ہے تیری اگر یہ کہے کہ اللہ تعالی پیدا کرنے کے پہلے کہاں تھا

يُقَالُ لَهُ كَانَ اللّٰهُ تَعَالَى قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ وَيُقَالُ لَهُ كَانَ وَلَمْ يَكُنْ اَيْنَ وَلَا خَلْقٌ وَلَا شَيْءٌ وَهُوَ خَالِقُ

اسکو جواب کہینگے خلق کے پیدا کرنیکے آگے اللہ تعالی موجود تھا اور اُس سے کہا جائے گا کہ اللہ تھا تب نہ مکان تھا نہ خلق اور نہ شے اور وہ سبکا پیدا

كُلِّ شَيْءٍ فَاِنْ قِيلَ اَلشَّائِي شَاءَ بِالْمَشِيَّةِ فَقُلْ بِالصِّفَةِ وَهُوَ قَادِرٌ يَقْدِرُ بِالْقُدْرَةِ وَعَالِمٌ يَعْلَمُ بِالْعِلْمِ

کرنیوالا ہے اگر کہا جائے اللہ جو چاہنے والا ہے آیا مشیت سے اُسنے چاہا تو کہو اُسنے وصف سے چاہا وہ اپنی قدرت سے قادر ہے اور اپنے علم سے عالم ہے

وَمَالِكٌ يَمْلِكُ بِالْمُلْكِ فَاِنْ قِيلَ اَشَاءَ بِالْمَشِيَّةِ وَقَدَرَ بِالْمَشِيَّةِ وَشَاءَ بِعِلْمٍ فَقُلْ نَعَمْ بَابٌ فِي

اور اپنے ملک سے مالک ہے اگر کہے کہ آیا اپنی مشیت سے اُس نے چاہا اور اپنی مشیت سے قادر ہوا اور اپنے علم سے چاہا تو کہنا کہ ہاں ✤ باب

الْاِيمَانِ فَاِنْ قِيلَ اَيْنَ مُسْتَقَرُّ الْاِيمَانِ فَقُلْ مَحَلُّهُ وَمُسْتَقَرُّهُ الْقَلْبُ وَفَرْعُهُ فِي الْجَسَدِ

ایمان کا ✤ اگر کہا جائے کہ ایمان کا ٹھکانا کہاں ہے تو کہو اُس کا ٹھکانا دل ہے اور اسکی فرع بدن میں ہے

فَاِنْ قَالَ هُوَ فِي اِصْبَعِكَ فَقُلْ نَعَمْ فَاِنْ قُطِعَتْ اَيْنَ يَذْهَبُ الْاِيمَانُ مِنْهَا قَالَ فَقُلْ اِلَى الْقَلْبِ فَاِنْ قَالَ

پھر اگر وہ کہے کہ تیری انگلی میں ہے تو کہو ہان اگر انگلی کٹ گئی تو انگلی کا ایمان کہاں جاتا ہے کہا کہ یہ کہنا کہ دل میں گیا جو کہے آیا اللہ

هَلْ يَطْلُبُ اللّٰهُ مِنَ الْعِبَادِ شَيْئًا فَقُلْ لَا اِنَّمَا يَطْلُبُونَ هُمْ مِنْهُ فَاِنْ قَالَ مَا حَقُّ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ

بندون سے کچھ مانگتا ہے تو کہو نہیں بندے اُس سے مانگتے ہین جو کہے اللہ کا اُن پر کیا حق ہے

فَقُلْ اَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا فَاِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ فَحَقُّهُمْ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَغْفِرَ لَهُمْ وَيُثَبِّتَهُمْ عَلَيْهِ

تو کہو کہ اُس کی عبادت بے شرک کرین جب یہ کرلین تو اللہ اُن کو مغفرت کریگا اور ایمان پر ثابت رکھے گا

فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَرْضَى عَنِ الْمُؤْمِنِينَ لِقَوْلِهِ تَعَالَى لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ اِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ

کیونکہ اللہ مومنون سے راضی ہے اللہ تعالی فرماتا ہے اللہ مومنون سے راضی ہے جب درخت کے نیچے

الشَّجَرَةِ وَيَسْخَطُ عَلَى الْكَافِرِينَ وَهُوَ اَنْ يُعَذِّبَهُمْ وَيُثَبِّتُ الْمُؤْمِنِينَ يَرْضَى عَنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ بیعت کی تھی اور کافرون پر غصہ ہے غصہ یہ ہے کہ اُن کو وہ عذاب دیگا اور مومنون کو ثابت رکھے گا حضرت محمد مصطفی صلعم سے راضی ہے

وَيَسْخَطُ عَلَى اِبْلِيسَ وَمَعْنَى قَوْلِهِ تَعَالَى اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَهُوَ وَعِيدٌ مِنْهُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَقَضَى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوا اِلَّا اِيَّاهُ

اور ابلیس سے غصہ ہے اور اللہ فرماتا ہے اعملوا ما شئتم اس کے معنے وعید ہین اور فرمایا اللہ تعالی نے اور حکم فرمایا تیرے رب نے کہ

اَيْ اَمَرَ رَبُّكَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَاَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ اَيْ بَصَّرْنَاهُمْ وَبَيَّنَّا لَهُمْ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَمَنْ شَاءَ

یہ عبادت کرو اُس کے سوائے یہ حکم ہے رب کا اور اللہ نے فرمایا کہ ثمود کو ہم نے ہدایت کی یعنے انکو سمجھا دیا اور ظاہر کر دیا اور اللہ نے فرمایا جو چاہے

فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ وَهُوَ وَعِيْدٌ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

ایمان لاوے اور جو چاہے کفر کرے تو یہ دھمکی ہے اور فرمایا مینے جن و انسان عبادت کے لیے پیدا کیے تا کہ میری

اَیْ لِیُوَحِّدُوْنَ وَلٰکِنْ کُلُّهَا بِتَقْدِیْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی خَیْرُهَا وَشَرُّهَا وَحُلْوُهَا وَمُرُّهَا وَضَرُّهَا وَنَفْعُهَا

توحید کرین پر یہ سب تقدیر سے الله کے ہے خیر ہو یا شر ہو شیرین ہو تلخ ہو ضرر ہو نفع ہو

وَقَالَ تَعَالٰى وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَا اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا

اور الله نے فرمایا اگر ہم فرشتے اُتارتے اور مُردے اُن سے بولتے اور اُن پر ہر شے کو حشر کرتے تو بھی

لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَقَالَ تَعَالٰى وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِى الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا

ایمان نہ لاتے پر جو الله چاہے اور فرمایا الله نے اگر الله چاہے تو سب زمین کے آدمی ایمان لائین

اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ

کیا تم پسند نہین کرتے کہ سب ایمان والے ہو جائین اور فرمایا اور کوئی شخص بے حکم خدا تعالی کے ایمان نہین لا سکتا ہے

وَقَالَ تَعَالٰى وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ

اور فرمایا الله چاہے تو سب کو ایک امت کر دے اور ہمیشہ مختلف رہین گے پر جسکو الله رحم کریگا

اَیْ بِمَشِیَّتِهٖ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ قَالَ تَعَالٰى اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى

اپنی مشیت پر اور اسی لیے اُن کو پیدا کیا اور فرمایا الله کی عبادت کرو اور بتون سے بچو تو کسی کو الله نے ہدایت کی

اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ وَقَالَ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ اَیْ قَدَّرَ وَقَالَ

اور کسی کو گمراہی ہے ۔ اور فرمایا اور تم نہین چاہتے ہو مگر جب الله چاہتا ہے یعنے ٹھہراتا ہے اور حضرت

شُعَيْبُ النَّبِیُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِىْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ

شعیب نبی علیہ السلام نے فرمایا ہم الله پر افترا کرینگے جو ہم دین مین تمہارے آجائینگے بعد اسکے کہ الله نے

مِنْهَا وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا وَقَالَ نُوْحٌ

ہمکو اس سے نجات بخشی اور کیون ہم اسمین اُلٹے آئین پر الله چاہے تو الله کا ہر شے پر علم وسیع ہے اور نوح

النَّبِیُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِىْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ

نبی علیہ السلام نے کہا تمکو میری نصیحت نفع نہ دیگی جو مین چاہون کہ تمکو نصیحت کرون جو الله یہ ارادہ کرے کہ تمکو

يُّغْوِيَكُمْ هُوَ رَبُّكُمْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ وَقَالَ لَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ

گمراہ کریگا وہ تمہارا رب ہے اور اسی کی طرف پھرکا ہو اور فرمایا ہمنے سلیمان کو آزمایا اور اُس کی کرسی پر ایک دھڑ ڈالدیا پھر اسنے ہمیشہ کیلئے رجوع کی

(ای یوحدون وغیرہ)

وَقَالَ لَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ وَقَالَ اَبُوْ مُطِيْعٍ

اور فرمایا زلیخا نے ان کا اور انھون نے زلیخا کا قصد کیا اگر اللہ کی حجت نہ دیکھتے ہم اس طرح ان سے برائی اور بدکام دور کرتے اور ابو مطیع

رَحِمَهُ اللّٰهُ سَاَلْتُ اَبَا حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَلَيْسَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَدْلٌ حَكِيْمٌ فِيْ اَفْعَالِهٖ بِخَلْقِهٖ فَقَالَ نَعَمْ قُلْتُ قَدْ خَلَقَ وَاحِدًا

رحمہ اللہ نے کہا میں نے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ کیا اللہ اپنے کاموں کے پیدا کرنے میں عادل و حکیم نہیں ہے فرمایا ہاں میں نے کہا ایک کو

اَعْمٰى وَاٰخَرَ مُقْعَدًا وَاٰخَرَ غَنِيًّا وَاٰخَرَ فَقِيْرًا وَاٰخَرَ اَحْمَقَ وَاٰخَرَ عَاقِلًا وَاٰخَرَ اَخْرَسًا قَالَ هٰذَا بِفَضْلٍ مِّنْهُ لِبَعْضِهِمْ

اندھا کیا ایک لنج اور ایک تونگر اور ایک فقیر اور ایک احمق اور ایک عقلمند اور ایک گونگا فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو بعض کو

دُوْنَ بَعْضٍ لِاَنَّهٗ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ ذٰلِكَ فَاَعْطٰى بَعْضًا وَّمَنَعَ بَعْضًا فَهُوَ لِمَنْ اَعْطٰى بَعْضًا فَاَعْطٰى وَاحِدًا وَّ

شامل ہوتا ہے بعض کو نہیں کیونکہ اسپر یہ واجب نہیں کہ سب پر برابر احسان کرے تو کسی کو دیا اور کسی کو نہ دیا یہ بندوں کے مالک کا کام ہے کسی کو دیا

مَنَعَ اٰخَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ حَمْدُوْيَهْ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ اَبَانٍ عَنْ لَيْثِ

کسی کو نہ دیا ہم سے علی بن احمد نے روایت کی کہ ابراہیم ابن حمدویہ نے کہا کہ ہمکو یوسف بن ابان نے لیث

بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ اُبْتُلِيَ فِيْ جَسَدِهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فَلَيْسَ لِلّٰهِ

بن خزیمہ سے انھون نے قتادہ سے انھون نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی جو چالیس دن اپنے بدن میں مبتلا کیا جاوے یعنے امراض عارض ہوں تو اللہ کو

فِيْهِ حَاجَةٌ وَقَالَ مُقَاتِلُ بْنُ سُلَيْمَانَ مِنْ اَصْلِ الْاِيْمَانِ الَّذِيْ جَاءَ فِي الْقُرْاٰنِ قَوْلُهٗ وَلٰكِنَّ

اس کی کچھ حاجت نہیں اور مقاتل بن سلیمان کہتے ہیں اصل ایمان جو قرآن میں ہے وہ یہ آیت ہے مگر

الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ اَيْ صَدَّقَ بِتَوْحِيْدِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ اَيْ اٰمَنَ

نیکو وہ شخص ہے جو اللہ پر ایمان لایا یعنے اس کی توحید کی تصدیق کی اور روز [illegible] قیامت اور فرشتے اور کتاب اور سب پیغمبروں کی

كُلُّهٗ حَقٌّ

سب کو حق خیال کیا

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ

إن الله يهدي من يشاء إلى صراط مستقيم

ہزار ہزار حمد خالق برایا واہب عطایا کہ کتاب مستطاب موسوم بہ

ہدایا

ترجمۂ

وصایا

از تصانیف کاشف غطایا جناب مولوی وکیل احمد سکندرپوری حفظہ اللہ عن البلایا

بمطبع مجتبائی دہلی محمد عبد الاحد طبع نمود ۱۳۰۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ کے فقیر حقیر **وکیل احمد سکندرپوری** عرض کرتا ہے کہ وصیت نامہ **امام اعظم ابو حنیفہ کوفی** رحمہ اللہ جسکو امام نے اپنی مرض موت مین تحریر فرمایا تھا اہلِ سنت وجماعت کے ایسے عقائدِ حقہ پر حاوی ہے جس پر مستقیم رہنے سے آدمی مبتدع و اہلِ اہوا نہین ہوسکتا بلکہ وہ خاص اہلِ سنت وجماعت کے زمرے مین داخل ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا مستحق ہوتا ہے اسلئے ایک عرصہ سے میری یہ خواہش تھی کہ اس کا ترجمہ شائع کیجئے تاکہ لڑکے اور عورتین اور ایسے لوگ جو کافی استعداد نہین رکھتے اس سے نفع اُٹھائین مگر اس کا کوئی نسخہ صحیحہ قابلِ اعتماد ہاتھ نہ آتا تھا بعض اکابر نے[ف۱] جو وصیت نامہ مترجم شائع فرمایا ہے اُس کی صحت پر مجھے بھروسا نہ تھا اتفاقاً مجھے جوہر منیفہ شرح وصیۃ ابی حنیفہ کا نسخہ ملگیا جو وصیت[ف۲] نامہ کی شرح مختصر ہے اُس سے مین نے وصیت نامہ کی عبارت علیحدہ نقل کر کے سلیس عبارت اُردو مین ترجمہ کیا اور فوائد جلیلہ جنکی نہایت ضرورت تھی حاشیہ پر لکھے اور مہما امکن مذاہبِ مختلفہ کے اقوال و دلائل سے تعرض نکیا تاکہ نفسِ عقائد آسانی سے سمجھ مین آجائین

اور نام اِس کا **ہدایا ترجمۂ وصایا** رکھا

ف۱ ہمارے استاذ الحرم مولوی محمد سعد اللہ صاحب لکھنوی رحمہ ۱۲ - ۱۲

ف۲ [illegible]

قال الایمان اقرار باللسان وتصدیق بالجنان والاقرار لا یکون وحدہ ایمانا لانہ

امام ابو حنیفہ نے کہا کہ ایمان کہتے ہیں زبان سے اقرار کرنے کو اور دل سے ماننے کو اور نرا اقرار زبانی ایمان نہیں کہلاتا اس لیے کہ

لو کان ایمانا لکان المنافقون کلہم مؤمنین وکذلک المعرفۃ وحدہا لا تکون

اگر یہ ایمان ہو تو اس سے لازم آتا ہے کہ تمام منافقین مومن ہو جائیں اسی طرح صرف معرفت ایمان نہیں

ایمانا لانہا لو کانت ایمانا لکان اہل الکتاب کلہم مؤمنین قال اللہ تعالی فی

اگر صرف معرفت ایمان ہو تو چاہیے کہ تمام اہل کتاب مومن ہو جائیں اللہ تعالیٰ

حق المنافقین واللہ یشہد ان المنافقین لکاذبون وقال فی حق اہل الکتاب

منافقین کے حق میں فرماتا ہے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافقین بے شک جھوٹے ہیں اور فرمایا اہل کتاب کے حق میں

یعرفونہ کما یعرفون ابناءہم فصل والایمان لا یزید ولا ینقص لانہ لا یتصور

وہ نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جس طرح وہ اپنی اولاد کو پہچانتا ہیں اور ایمان بڑھتا گھٹتا نہیں اس لیے کہ ایمان کا گھٹنا خیال میں

نقصانہ الا بزیادۃ الکفر ولا یتصور زیادتہ الا بنقصان الکفر وکیف یجوز

نہیں آتا مگر جب کفر بڑھے اور ایمان کا بڑھنا خیال میں نہیں آتا مگر جب کفر گھٹے اور یہ بات کیونکر جائز ہوگی

ان یکون الشخص الواحد فی حالۃ واحدۃ مؤمنا وکافرا فصل والمؤمن مؤمن

کہ ایک شخص ایک حالت میں مومن و کافر ہو اور مومن حقا

حقا والکافر کافر حقا ولیس فی الایمان شک کما انہ لیس فی الکفر شک

مومن ہے اور کافر حقا کافر ہے ایمان میں اسی طرح شک نہیں جس طرح کفر میں شک نہیں

لقولہ تعالی اولئک ہم المؤمنون حقا واولئک ہم الکافرون حقا فصل

بسبب قول اللہ تعالی وہ لوگ سچے مومن ہیں وہی لوگ اصل کافر ہیں

والعاصون من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کلہم مؤمنون ولیسوا بکافرین

اور گنہگاران امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مومن ہیں کوئی شخص ان کا کافر نہیں ہے

فصل العمل غیر الایمان والایمان غیر العمل بدلیل ان کثیرا من الاوقات

عمل غیر ایمان ہے اور ایمان غیر عمل ہے اس پر دلیل یہ ہے کہ بیشتر اوقات

یرتفع العمل عن المؤمن ولا یجوز ان یقال ارتفع عنہ الایمان فان الحائض

آدمی سے عمل اٹھ جاتا ہے اس وقت یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ اس سے ایمان اٹھ گیا دیکھو حائضہ عورت سے

ومعرفۃ بالقلب والجنان ترجمہ اور پہچاننا دل کے ساتھ

يرفع الله سبحانه وتعالى عنها الصلاة ولا يجوز ان يقال رفع الله عنها الايمان او امرها

الله تعالی نے نماز کو معاف کیا ہے اور یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ الله تعالی نے اُس سے ایمان کو قطع کیا یا اُس کو حکم دیا

بترك الايمان وقد قال لها الشارع دعي الصوم ثم اقضيه ولا يجوز ان يقال

کہ وہ ایمان چھوڑ دے اور بہ تحقیق شارع نے فرمایا کہ تو روزہ چھوڑ دے پھر قضا کر اور یہ کہنا جائز نہیں کہ

دعي الايمان ثم اقضيه ويجوز ان يقال ليس على الفقير الزكوة ولا يجوز ان

ایمان چھوڑ دے پھر اُسے قضا کر اور جائز ہے کہ یہ کہا جاوے کہ فقیر پر زکوۃ نہیں اور یہ کہنا جائز نہیں

يقال ليس على الفقير الايمان **فصل** نقر بان تقدير الخير والشر كله من الله تعالى

کہ فقیر پر ایمان نہیں ہے ہم اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ خیر و شر کا ٹھہرانا الله تعالی کیطرف سے ہے

لانه لو زعم احد ان تقدير الخير والشر من غيره لصار كافرا بالله تعالى وبطل توحيده

اسلئے کہ اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ بھلائی و برائی کا ٹھہرانا دوسرے کی طرف سے ہے تو وہ کافر ہو جائیگا اور اسکی توحید باطل ہو جائیگی

فصل نقر بان الاعمال ثلاثة فريضة وفضيلة ومعصية فالفريضة

ہم اقرار کرتے ہیں کہ اعمال تین ہیں پہلا فرض دوسرا فضیلت تیسرا گناہ جو فرض ہے

بامر الله ومشيته ومحبته ورضائه وقضائه وقدره وتخليقه وحكمه وعلمه وتوفيقه

وہ الله تعالی کے حکم سے ہے اور اوسکے چاہنے سے ہے اور اسکی محبت و خوشی و قضا و قدر سے ہے اور پیدا کرنے اور حکم و علم و توفیق

وكتابته في اللوح المحفوظ والفضيلة ليست بامر الله تعالى ولكن بمشيته ومحبته

اور اوسکے لکھنے سے لوح محفوظ میں اور فضیلت الله تعالی کی حکم سے نہیں ہے لیکن اوسکی خواہش و محبت

ورضائه وقضائه وقدره وحكمه وعلمه وتوفيقه وتخليقه وكتابته في اللوح

اور خوشی و قضا و قدر و حکم و علم و توفیق اور اوسکے پیدا کرنے اور لوح محفوظ میں لکھنے سے

المحفوظ والمعصية ليست بامر الله ولكن بمشيته لا بمحبته وبقضائه

اور گناہ الله کے حکم سے نہیں ہے بلکہ اوسکے چاہنے سے ہے نہ اوسکی محبت سے اور اوسکی قضا سے ہے

ولا برضائه وبتقديره لا بتوفيقه وبخذلانه وعلمه وكتابته في اللوح

اور نہ اوسکی رضا اور نہ اوسکے ٹھہرانے سے ہے نہ اوسکی توفیق سے اور اوسکی خذلان سے اور اوسکے علم و لوح محفوظ کی کتابت

المحفوظ **فصل** نقر بان الله تعالى على العرش استوى من غير ان يكون له

سے ہے ہم اقرار کرتے ہیں کہ الله تعالی تخت پر قائم ہوا اُس کو عرش کی حاجت نہیں ہے

حاجة واستقرار عليه وهو حافظ العرش وغير العرش من غير احتياج

نہ اوس پر ٹھیرنے کی وہ عرش کا نگاہ رکھنے والا ہے اور وہ خود عرش نہیں ہے وہ عرش کا محتاج نہیں ہے

فلو كان محتاجا لما قدر على ايجاد العالم وتدبيره كالمخلوقين ولو كان محتاجا

اگر اللہ تعالی عرش کا محتاج ہوتا تو ہرگز ایجاد عالم وتدبیر عالم پر قادر نہوتا جیسے مخلوق اس پر قادر نہیں ہے اگر اللہ تعالی عرش

الى الجلوس والقرار فقبل خلق العرش اين كان الله تعالى تعالى الله عن ذلك

پر بیٹھنے اور ٹھہرنے کا محتاج ہوتا تو قبل پیدائش عرش کے وہ کہاں تھا اللہ تعالی کی شان اس سے

علوا كبيرا **فصل** ونقر بان القرآن كلام الله تعالى غير مخلوق ووحيه

بہت بڑی ہے اور ہم اقرار کرتے ہین کہ قرآن اللہ تعالی کا کلام ہے مخلوق نہین ہے اور اوسکی وحی ہے

وتنزيله لا هو ولا غيره بل هو صفته على التحقيق مكتوب في المصاحف

اور اوسکا اتارا ہوا ہے نہ وہ اوسکی ذات ہے اور نہ اوسکا غیر ہے بلکہ تحقیق یہ ہے کہ اوسکی صفت ہے لکھا ہوا ہے سیپارون مین

مقروء بالالسن محفوظ في الصدور غير حال فيها والحبر والكاغذ والكتابة

پڑھا گیا ہے زبانون پر یاد ہے دلون مین مصاحف مین حلول نہین کیا ہے اور سیاہی و کاغذ و لکھاوٹ

مخلوقة لانها افعال العباد وكلام الله تعالى غير مخلوق لان الكتابة والحروف

مخلوق ہین اسلئے کہ یہ بندون کے فعل ہین اور اللہ تعالی کا کلام مخلوق نہین ہے اسلئے کہ لکھاوٹ و حروف

والكلمات والآيات دلالة القرآن لحاجة العباد اليها وكلام الله تعالى قائم بذاته

و کلمات و آیات قرآن پر دلالت کرتے ہین اسلئے کہ بندون کو انکیطرف احتیاج پڑتی ہے اور اللہ تعالی کا کلام اللہ تعالی کی ذات کے ساتھ قائم ہے

ومعناه مفهوم بهذه الاشياء فمن قال بان كلام الله مخلوق فهو كافر بالله العظيم

اور اوسکے معنے ان سے سمجھے جاتے ہین پھر جو کہے کہ اللہ کا کلام مخلوق ہے وہ کافر ہے

والله تعالى معبود لا يزال عما كان وكلامه مقروء ومكتوب ومحفوظ

اور اللہ تعالی معبود ہے ہمیشہ سے ہے اوسکا کلام پڑھا جاتا ہے اور لکھا ہوا ہے اور محفوظ ہے

من غير مزايلة عنه **فصل** نقر بان افضل هذه الامة بعد نبينا محمد صلى الله

اوس سے زائل نہ ہوگا ہم اقرار کرتے ہین کہ افضل اس امت کی بعد میرے نبی محمد درود اللہ کا

عليه وسلم ابو بكر ثم عمر ثم عثمان ثم علي رضوان الله عليهم اجمعين

اُن پر اور سلام ابوبکر صدیق ہین پھر عمر پھر عثمان پھر علی خوشی اللہ کی ان سب پر

بقوله تعالى والسابقون السابقون اولئك المقربون في جنت النعيم

بسبب قول الله تعالى کے اور سبقت لیجانے والے ہین جو سبقت لے گئے وہ الله تعالی کی رحمت مین مقرب ہین

وكل من كان اسبق فهو افضل ونحبهم كل مؤمن تقي ويبغضهم كل منافق شقي

خلافت مین جو سب سے پہلے ہے وہ افضل ہے ان حضرات کو ہر مسلمان پاک دوست رکھتا ہے اور ہر منافق بدکار ان سے دشمنی رکھتا ہے

فصل نقر بان العبد مع اعماله واقراره ومعرفته مخلوق فلما كان الفاعل

ہم اقرار کرتے ہین کہ بندہ اپنے اعمال و اقرار و معرفت کے ساتھ مخلوق ہے جب بندہ

مخلوقا فافعاله اولى ان تكون مخلوقة فصل نقر بان الله تعالى خلق الخلق ولم يكن

مخلوق ہے تو اس کے افعال بدرجہ اولے مخلوق ہونگے - ہم اقرار کرتے ہین کہ الله تعالی نے مخلوق کو پیدا کیا انکو

لهم طاقة لانهم ضعفاء عاجزون والله خالقهم ورازقهم بقوله تعالى

طاقت نہ تھی اسلئے کہ وہ سب ضعیف عاجز ہین اور الله ان کا پیدا کرنے والا اور روزی کا دینے والا ہے اسلئے کہ فرمایا ہے

الله الذي خلقكم ثم رزقكم ثم يميتكم ثم يحييكم فصل والكسب حلال وجمع المال

اور الله وہ ہے جس نے تم لوگون کو بنایا پھر تم لوگونکو روزی دی پھر تم لوگونکو مارتا ہے پھر تم لوگونکو جلاویگا اور کسب حلال ہے اور جمع کرنا مال کا

من الحلال حلال وجمع المال من الحرام حرام فصل ثم الناس على ثلاثة

حلال سے حلال ہے اور جمع کرنا مال کا حرام سے حرام ہے پھر آدمی تین قسم ہے

اصناف المؤمن المخلص في ايمانه والكافر الجاحد في كفره والمنافق المداهن

پہلی قسم خالص مسلمان اپنے ایمان مین دوسری قسم کا دانستہ انکار کرنے والا اپنے کفر مین تیسری قسم منافق دوری کرنیوالا

في نفاقه والله تعالى فرض على المؤمن العمل وعلى الكافر الايمان وعلى المنافق

اپنے نفاق مین اور الله تعالی نے فرض کیا مومن پر عمل اور کافر پر ایمان اور منافق پر

الاخلاص لقوله تعالى يا ايها الناس اتقوا ربكم يعني يا ايها المؤمنون

اخلاص بسبب الله تعالی کے قول کے اے لوگو ڈرتے رہو اپنے پروردگار سے یعنے اے مسلمانون

اطيعوا ويا ايها الكافرون امنوا ويا ايها المنافقون اخلصوا فصل ونقر

الله تعالی کی تابعداری کرو اور اے کفار ایمان لاؤ اور اے منافقین اخلاص پیدا کرو اور ہم

بان الاستطاعة مع الفعل لا قبل الفعل ولا بعد الفعل لانه لو كان قبل الفعل

اقرار کرتے ہین کہ قدرت فعل کے ساتھ ہے نہ فعل کے پہلے اور نہ فعل کے بعد اسلئے کہ اگر استطاعت فعل کے پہلے ہوتی

لكان العبد مستغنيا عن الله تعالى وقت الحاجة فهذا خلاف حكم النص

تو بندہ کو حاجت کے وقت اللہ تعالے کی پرواہ نہوتی اور یہ امر حکم قرآن کے خلاف ہے

لقوله تعالى والله الغني وانتم الفقراء ولو كان بعد الفعل لكان من المحال لانه

اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ بے نیاز ہے اور تم لوگ محتاج ہو اگر قدرت بعد فعل کے ہوتے تو امر محال ہوتا اسلئے

حصول الفعل بلا استطاعة ولا طاقة للمخلوق في فعل ما لم يقارن الاستطاعة

کہ یہ فعل کا حاصل ہونا بدون استطاعت کے ہے اور نہیں طاقت ہے مخلوق کے لئے کسی فعل میں جب تک استطاعت نہو

من الله تعالى **فصل** ونقر بان المسح على الخفين واجب للمقيم يوما وليلة

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ مسح کرنا موزون پر مقیم پر واجب ہے ایک دن و رات

وللمسافر ثلثة ايام ولياليها لان الحديث ورد هكذا فمن انكر فانه

اور مسافر کے لیے تین دن و رات اس لئے کہ حدیث یوں ہی وارد ہے پھر جو شخص اس کا انکار کرے تو

يخشى عليه الكفر لانه قريب من الخبر المتواتر والقصر والافطار في

اس پر کفر کا ڈر ہے اسلئے کہ یہ خبر متواتر کی قریب ہے اور قصر نماز اور سفر میں روزہ کا افطار

السفر رخصة بنص الكتاب لقوله تعالى واذا ضربتم في الارض فليس عليكم

بنص قرآنی رخصت ہے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب تم لوگ سفر کرو ملک میں تو تم لوگوں پر گناہ نہیں کہ

جناح ان تقصروا من الصلوة وفي الافطار قوله تعالى فمن كان منكم

کچھ کم کرو نماز میں سے اور افطار کے باب میں اللہ تعالے کا قول ہے پھر جو شخص تم سے

مريضا او على سفر فعدة من ايام اخر **فصل** ونقر بان الله تعالى امر

بیمار ہو یا سفر میں ہو تو گنتی چاہیئے اور دنوں سے اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالے نے

القلم بان يكتب فقال القلم ماذا اكتب يا رب فقال الله تعالى اكتب

قلم کو حکم دیا کہ لکھے پھر قلم نے پوچھا کیا لکھوں اے پروردگار میرے حکم ہوا لکھو

ما هو كائن الى يوم القيمة لقوله تعالى وكل شيء فعلوه في الزبر

جو قیامت تک ہونے والا ہے بسبب قول اللہ تعالے کے اور جو چیز انھوں نے کی ہے لکھی گئی دفتروں میں

وكل صغير وكبير مستطر **فصل** ونقر بان عذاب القبر كائن

اور ہر چھوٹے بڑے لکھنے میں آچکے اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ عذاب قبر ہونے والا ہے

لا محالة فصل ونقر بان سوال منكر ونكير حق لورود الاحاديث فصل ونقر بان

بالضرور اور ہم اقرار کرتے ہین کہ سوال منکر ونکیر حق ہے اس باب مین احادیث وارد ہین اور ہم اقرار کرتے ہین

الجنة والنار حق وهما مخلوقتان الان لاهلهما لقوله تعالى في حق المؤمنين اعدت

کہ بہشت و دوزخ حق ہین اور یہ دونون اس وقت اونکے مستحقین کے لئے موجود ہین اسلئے کہ اللہ تعالے مسلمانون کے حق مین فرماتا ہے کہ بہشت

للمتقين وفي حق الكفرة اعدت للكافرين خلقهما الله للثواب والعقاب فصل ونقر بان

تیار کی گئی ہے پرہیزگارون کے لئے اور کافرون کے حق مین فرماتا ہے کہ دوزخ مہیا کی گئی ہے کافرون کیلئے اللہ تعالے نے بہشت و دوزخ کو ثواب و عذاب کے لئے پیدا کیا اور ہم اقرار

الميزان حق لقوله تعالى ونضع الموازين القسط ليوم القيمة فصل ونقر بان قراءة الكتاب يوم القيمة

کرتے ہین کہ میزان حق ہے بسبب قول اللہ تعالے کے اور رکھینگے ہم ترازوین انصاف کی قیامت کے دن اور ہم اقرار کرتے ہین کہ پڑھنا کتاب کا قیامت کے دن

حق لقوله تعالى اقرأ كتابك كفى بنفسك اليوم عليك حسيبا فصل ونقر بان الله يحيي هذه

حق ہے بسبب قول اللہ تعالے کے پڑھ لے لکھا اپنا تو ہی بس ہے آج کے دن اپنا حساب لینے والا اور ہم اقرار کرتے ہین کہ اللہ تعالے ان

النفوس بعد الموت ويبعثهم في يوم كان مقداره خمسين الف سنة للجزاء

نفوس کو بعد موت کے زندہ کرے گا اور اٹھاویگا ایسے دن مین جس کا مقدار پچاس ہزار برس ہے جزا و

والثواب واداء الحقوق لقوله تعالى وان الله يبعث من في القبور فصل ونقر

ثواب اور ادائے حقوق کیلئے بسبب قول اللہ تعالے کے اور بہ تحقیق اللہ اٹھائیگا ان لوگونکو جو قبرون مین ہین اور ہم اقرار

بان لقاء الله تعالى لاهل الجنة حق بلا كيفية ولا تشبيه ولا جهة فصل وشفاعة نبينا

کرتے ہین کہ اللہ تعالے کی ملاقات اہل بہشت کیلئے حق ہے بلا کیفیت و تشبیہ و جہت اور شفاعت ہمارے پیغمبر

محمد صلى الله عليه وسلم حق لكل من هو من اهل الجنة وان كان صاحب كبيرة فصل ونقر بان عائشة

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق ہے ایسے لوگونکے لئے جو اہل بہشت ہین اگرچہ صاحب گناہ کبیرہ ہو اور ہم اقرار کرتے ہین کہ عائشہ صدیقہ

بعد خديجة الكبرى رضي الله عنهما افضل نساء العلمين وهي ام المؤمنين ومطهرة

بعد خدیجہ کبری رضی اللہ عنہا عالم کی تمام عورتون سے افضل ہین یہ مسلمانون کی مان ہین اور زنا سے پاک

عن الزنا ونقر بان اهل الجنة في الجنة خلدون واهل النار في النار خلدون لقوله تعالى

ہین اور ہم اقرار کرتے ہین کہ اہل بہشت بہشت مین ہمیشہ رہین گے اور اہل دوزخ جہنم مین ہمیشہ رہینگے بسبب قول اللہ تعالے کے

في حق المؤمنين اولئك اصحب الجنة هم فيها خلدون وفي حق الكافرين اولئك اصحب النار هم فيها خلدون

مسلمانون کے حق مین وہ لوگ اصحاب بہشت مین وہ بہشت مین ہمیشہ رہینگے اور کافرون کے حق مین فرمایا وہ لوگ اصحاب جہنم مین وہ جہنم مین ہمیشہ رہینگے

تمت

صورة ما كتبه الفاضل الكامل المولوی السید ابو الشريف الشمسی الحیدرآبادی مقرظاً علی هذه الرسالة

باوصاف الوکیل الاحمد لو انشد اشعارا
بفوح خلقه فی الدهر مثل المسک یا لعرف
مربی الفتح بالعیش هنی القلب من فرح
بحسن یشرق الارض یلمع لمع البرق
نسیم العیش هبت فی ریاض قلبه بهجا
بحلم یحکم التمکین فی الدنیا و ما فیها
بموج بوده ما دام من طوفان انعامه
لطیف الارتج الفکر نور العقل فی الدهر
بفکر ثاقب یرنو ضمیر الخلق بالعهد
یقول الدهر من تنسیق احکام البریات
رفیع القدر زین الجاه فخر الحکم بالامر
بحزم یعرف الاعلام بالاحسان و القبح
به فقه الامام الاعظم اذ شاع فی الخلق
اذا امعنت للتحقیق ما فی فقهه الاکبر
ولم یدرک سوی الایثار اهل الارض آثاره
بفضل الله لما اصطفی فی الخلق بالعلم
بعدل یهلک الظلم بنور مصبح اللیل
اذا عز من الاکفاء انا نا بانعام
ولو لم یدرک العدل بظلم فی البریات
بفیض فایق لا یعدل فی الخلق من شیء
لک فی الدهر اعزاز من الاکرام و الجاه
لک فی الملک تدبیر لتنسیق المهمات
لک فی العیش تنشیط و تلطیف و تزئین
لک انواع الوان من التفضیل و الفخر
لک فی الخلق تجبیل و تعظیم باقبال
لک فی مجلس الاکرام للتفریح اجراء
انا شمسی سناد عندک یا صاحب الشان

یضیء اللفظ فی الاسرار لماعا و انوارا
یجول جوده فی السر و الکتمان ایثارا
مضیء الخد بالنور انار ضوءه دارا
بعشق یجذب الروح بقهر یوقد النارا
بفیض دائم ازهرت ریحانا و ازهارا
بعلم یعلم فی الخلق احوالا و اسرارا
یریح فیضه بالخلق حتی صار عطارا
فلم یدرک زمان المثل حتی سار امصارا
برای یظهر ابهام رمز القلب اظهارا
یکون القدر فی دیوانه حکما و طومارا
ملاذ الامن و الخیر و صار عدله جارا
بفهم یفهم فی الخلق موترا او سکارا
فکان الدین فی الاشراق ایابا و ادوارا
فکشفت عن الاسرار جلبابا و استارا
ولم یوجد زمان غیره للنبذ اکثارا
فرفع ذروة الافضال ایابا و ادوارا
یسیل من محیط اللطف للعطشان انهارا
فمجد یوسر ما دام فی الکونین ایسارا
لما اجنی من الدارین ارواحا و انوارا
فلم یدرک له مثلا النسیم فاز اقطارا
و انی معسر فی الخلق اموالا و اوتارا
و شغلی بین قلبی صار اغمارا و افکارا
و لی بین الانام کان افلاسا و اقتارا
و انی لم یبدل فی مقام الفقر اطوارا
انا حصلت من تدبیره نجحا و ادبارا
و انی لم اشافی الهم اعوانا و انصارا
فبشری سره للقلب باعث اعثارا